ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

رسالہ منطق مسمّی بہ

میزان العلوم

بتالیف مولوی سید عبد العلی صاحب مدرس اول نارمل اسکول پٹنہ

مطبع چشمہ علم واقع نارمل اسکول شہر پٹنہ میں

باہتمام سید محمد اکبر چھپا

۱۸۶۹ مسیحی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اصی عبد العلی مدرس اول نارمل سکول عظیم آباد ترویج علوم کی شایقین کی خدمت میں
ض کرتا ہے کہ ہندوستانیوں کی خاص زبان اردو ہے مگر اس زبان میں علوم کی کتابیں کم ہیں اسلئے
ت لوگ محروم رہ جاتے ہیں بلکہ کسی قدر خود علوم معدوم ہوتی چلی جاتی ہیں اسلئے علوم
دما کو قالب تازہ میں لانا فایدہ سے خالی نہوگا اس اہتمام کے لئے بڑی ہمت اور حوصلہ
ہے خیر اس نحیف سے جو کچھ بن پڑا ہدیہ احباب کیا گیا +

س کتاب کے بننے کی مجمل کیفیت یہ ہے کہ طلبہ نارمل سکول کو منطق عربی اردو
ان میں پڑھانے کا اتفاق ہوا اور کوشش کی گئی کہ اس علم کے مسایل طالب علم اپنی
بان میں بسہولت خوبی کے ساتھ سمجھ لیں اول کچھ قاعدے قلم بند کئے گئے اور مسودے
ن میں پڑھے رہے بعد اسکے بہ تحریک منشی سورج مل صاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع پٹنہ و شاہ آباد
ابو سوہن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ نارمل اسکول اور کوشش کی گئی اور کچھ عرصہ تک
یعت اسمین مصروف رہی کتب معتبرہ سے مطالب مفیدہ اخذ کیئے گئے لیکن تہذیب
ر شرح تہذیب پر خاص نظر رہی تجربہ سے معلوم ہوا کہ محض ترجمہ سے مطالب
ح نہیں ہوتا اسلئے عبارت سادہ صاف واضح اور شگفتہ لکھنے کیطرف ہمت مصروف
ہی جو صاحب نظر ہیں اونپر روشن ہوگا کہ مضمون باریک اور مسایل دقیق کے
ا کرنے میں کس قدر صحت اور توضیح کی رعایت کی گئی ہے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

منطق وہ علم ہے جسکے اصول کی رعایت کرنے سے ذہن آدمی کا فکر کی
خطا سے بچتا ہے +

کوئی چیز ہمکو معلوم نہو اور جو چیزیں ہم جانتے ہوں انمیں سوچیں کہ کونسی شے اُس
نامعلوم چیز سے ایسی نسبت رکھتی ہے جسکے ذریعہ سے وہ معلوم ہو جاوے
اسی سوچنے کو فکر اور نظر کہتے ہین

تصویرین چیزون کی جو عقل مین آتی ہیں انھین چھوڑ تو انکو اصطلاح مین علم کہتے ہین
علم کی دو قسمین ہین تصور و تصدیق

تصدیق حکم کو کہتے ہین جیسے کسی نے کہا زمین گول ہے اور ہم نے اسکو
سچ جانا یہی تصدیق ہے

اور حکم کے سوا جو علم ہے سب تصور ہے مثلاً صرف زمین کا علم یا گول
ہونے کا علم یا زمین گول ہے اس بات کا علم شک کے ساتھ یہ سب تصور ہے

تصور اور تصدیق دونوں کی دو قسم ہے ضروری جسے بدیہی بھی کہتے ہیں اور نظری
ضروری وہ ہے جو کہ بے سوچے اور فکر کیے حاصل ہو مثلاً ٹھنڈا اور گرمی کا تصور اور پانی
ٹھنڈا ہے اور آگ گرم ہے ان دونوں باتوں کی تصدیق
نظری وہ ہے جو بے فکر کیے اور سوچے حاصل نہو جیسے جوہر اور عرض کا تصور اور
زمین سورج کے گرد پھرتی ہے اور سورج زمین سے بہت بڑا ہے ان دو باتوں کی
تصدیق نظری ہے
اگر سب تصور و تصدیق بدیہی ہوتے اور کسی کے حاصل ہونے میں سوچنا اور
اور فکر کرنا نہ پڑتا یا فکر میں کبھی خطا نہ ہوتی تو منطق کے قواعد کی کچھ حاجت نہ ہوتی لیکن
اکثر تصور و تصدیق بے سوچے اور فکر کیے حاصل نہیں ہوتے اور فکر اور سوچ میں اکثر
خطا ہو جاتی ہے واقع میں کچھ اور ہے اور انسان سوچکر کچھ اور نکالتا ہے اسلیے
حکیموں نے اس علم کو بنایا اور مرتب کیا
معرف اور حجت علم منطق کا موضوع ہے انھیں دو چیزوں کا حال اس علم میں بیان کیا جاتا ہے
معلوم تصوری جس سے ایک مجہول تصوری معلوم ہو جائے اسے معرف کہتے ہیں

مثلاً

موجود قائم بالذات ہمیں معلوم ہے اس سے جوہر کی حقیقت ہمیں دریافت ہو گئی
تو موجود قائم بالذات جوہر کا معرف ہوا
اور اسی طرح موجود قائم بالغیر ہمکو معلوم ہے اور اس سے عرض کی ماہیت ہمیں معلوم
ہو گئی تو موجود قائم بالغیر عرض کا معرف ہوا

جن معلوم تصدیقی سے ایک مجہول تصدیقی معلوم ہو جائے اسے حجت کہتے ہین
جیسے جانتے ہین کہ عالم متغیر ہے اور یہہ بھی جانتے ہین کہ جو متغیر ہی حادث ہے
ان دو باتون سے اس بات کی تصدیق ہمکو حاصل ہو گئی کہ عالم حادث ہے
عالم متغیر ہے اور جو متغیر حادث ہے یہی دو باتین ملکر عالم حادث ہے اسکی
حجت ہوئی

بحث دلالت

ایک چیز سے ایک چیز کے سمجھ جانیکو دلالت کہتے ہین
جس سے دوسری چیز سمجھی جائے وہ دال ہی اور جو سمجھی جائے وہ مدلول ہے
مثلاً
زید یہ نام سنا اور اس سے شخص خاص سمجھا یا دہوان دیکھا اس سے آگ کا ہونا سمجھا
دلالت کی تین قسم ہین وضعی طبعی عقلی
وضعی وہ ہی جو ایک چیز کے ایک چیز کے ساتھہ خاص کر دینے سے ہو
دو قسم ہین لفظی غیر لفظی
لفظی دلالت اوس شخص کی ذات پر جسکا یہ نام ہی غیر لفظی جیسے نقش کی دلالت لفظ زید پر
طبعی وہ جو طبع کی ذریعہ سے ہوتی یعنی دال جب طبیعت کو عارض ہو تو دال خود بخود یا طبیعت سے پیدا ہو اسکی بھی دو قسم ہے لفظی غیر لفظی
لفظی جیسے لفظ آہ آہ کی دلالت درد پر
غیر لفظی جیسے نبض کی تیز چلنے کی دلالت تپ کے ہونے پر عقلی دلالت وہ ہی کہ صرف عقل کا ذریعہ اسمین ہو
وضع اور طبع کو اسمین کچھہ دخل نہ ہو

اسکی بھی دو قسم ہین لفظی غیر لفظی

لفظی جیسے آہستہ کوئی لفظ مہمل یا موضوع سنا اور سمجھے کہ کوئی بولنے والا ہے

غیر لفظی جیسے کوئی خاص خوشبو دماغ مین پہنچے اس سے سمجھے کہ یہان فلانا پھول ہے

ان سب دلالتون مین صرف دلالت وضعی لفظی سے منطقیونکو کام ہے اور دلالتون

سے کچھ سروکار نہین

اسکی تین قسم ہین مطابقی تضمنی التزامی

پورے موضوع لہ پر جو دلالت ہو اسے مطابقی کہتے ہین اور جزو موضوع لہ پر ہو تو

تضمنی کہتے ہین

اور موضوع لہ سے ایک خارج شے ہو لیکن موضوع لہ کو لازم ہو اور اسکے ساتھ ذہن مین آتی ہو ایسی چیز پر جو دلالت ہو اسے التزامی کہتے ہین

حاتم کے لفظ مین یہ تینون دلالتین موجود ہین اس سے پورا جسم جو حاتم کا سمجھا جاتا ہے یہ دلالت مطابقی ہوئی اور اس ضمن مین اسکے عضو الگ الگ جو سمجھے جاتے ہین یہ دلالت تضمنی ہوئی اور اسکا سخی ہونا جو سمجھا گیا یہ دلالت التزامی ہوئی اور یہی حال نوشیروان کا ہے کہ ذات نوشیروان پر اس لفظ کی دلالت مطابقی ہے اور اجزا پر تضمنی ہے اور عدالت پر التزامی

دلالت مطابقی اصل ہے اور تضمنی اور التزامی دونون اسکے فرع ہین

اور ہر مطابقی کے ساتھ تضمنی اور التزامی کا ہونا کچھ ضرور نہین

کیونکہ جب ایک لفظ کے معنے بسیط ہون جنکے جزو نہ رکھتے ہون تو اس تضمنی کے لیے

مفرد ایسا لازم نہو گا جیسا کہ ذہن میں آوے تو اس صورت میں دلالت مطابقی
یا تضمنی یا التزامی موضوع کے جزو کی دلالت معنی کے جزو پر اگر مقصود ہو
تو مرکب کہلاتا ہے جیسے اچھی کتاب

اگر نہیں تو اسے مفرد کہتے ہیں جیسے کتاب قلم کاغذ وغیرہ اور حیوان ناطق جو کسی انسان
کا نام رکھا جاوے تو اس حالت میں یہ معنی مفرد ہو گا گو معنی ترکیبی یعنی حیوانیت اور نطق
اس انسان میں پائے جاتے ہیں لیکن مقصود نہیں

مرکب کی دو قسمیں ہیں تام و ناقص

مرکب تام وہ ہے کہ اگر کہنے والا اتنا کہکر چپکا ہو جاوے تو اس سے ایک پورا مطلب
سمجھا جائے اسکے دو قسمیں ہیں خبر و انشا

خبر وہ ہے کہ جسمیں جھوٹھ و سچ کا احتمال ہو گو مشاہدہ یا کسی اور سبب سے وہ احتمال
اٹھ جاتا ہو جیسے زمین گھومتی ہے اور سورج ٹھہرا ہے یا پانی ٹھنڈا ہے اور آگ گرم
ہے زمین کے گھومنے اور سورج کے ٹھہرنے میں تو احتمال ظاہر ہے اور پانی کے
ٹھنڈے ہونے اور آگ کے گرم ہونے میں احتمال نہیں ہے کیونکہ محسوس
ہوتا ہے اگر یہ دونوں قضیے محسوسات سے نہوتیں تو اس میں بھی اسی طرح احتمال ہوتا

انشا وہ ہے جسمیں جھوٹھ و سچ کا کچھ احتمال نہو جیسے تختی دکھلا سبق سنا وغیرہ

ناقص وہ مرکب ہے کہ اگر اتنا کہکر چپکے ہو جائیں تو پورا مطلب نہ معلوم ہو اسکی
دو قسمیں ہیں تقییدی و غیر تقییدی

تقییدی وہ ہے کہ ایک جزو دوسرے جزو کی قید ہو جیسے چالاک گھوڑا آم کا باغ

چابک گھوڑے کی قید ہے اور آم پانچ کی

تقییدی وہ ہے کہ ایسا ہو جیسے پچیس چھتیس نمبر کہ اس کے بیچ کوئی خبر نہیں

مفرد کی تین قسم ہیں اسم کلمہ ادات

اسم وہ مفرد ہے جس کے معنی مستقل ہوں بدون ملنے دوسری لفظ کے سمجھے جاویں اور اسکے صیغہ اور سیاق سے زمانہ نہ سمجھا جاتا ہو جیسے گولا رنگترا نیبو نارنگی وغیرہ

کلمہ وہ مفرد ہے جس کے معنی مستقل ہوں اور اسکے صیغہ سے کوئی زمانہ سمجھا جاتا جیسے لکھا پڑھا لکھتا ہے پڑھتا ہے لکھیگا پڑھیگا لکھ پڑھ اور اگر صیغہ سے اسکے زمانہ نہ سمجھا جاتا ہو بلکہ صرف استعمال سے مفہوم ہوتا ہو اسے کلمہ نہیں کہتے مثلاً آنا جانا ان دو جملوں میں کل تم ہمارے پاس آنا اور آج تم ہمارے بھائی پاس جانا کو ان دونوں مفردوں سے زمانہ مستقبل سمجھا جاتا ہے لیکن صیغہ صرف معنی مصدری ہی سمجھے جاتے ہیں سوا اسکے کچھ بھی نہیں سمجھا جاتا

ادات وہ مفرد ہے کہ معنی اسکے مستقل نہوں یعنی بدون ملنے دوسری لفظ کے سمجھ میں نہ آتے ہوں جیسے سے تک پر میں وغیرہ

اسم کی تین قسم ہیں علم متواطی مشکک

علم وہ اسم ہے جسکو واضع نے ایک شخص اور خاص چیز کے لئے وضع کیا ہو مثلاً اسکندر و اکبر

متواطی وہ اسم ہے جسے واضع نے ایک معنی کلی کے واسطے بنایا اسکے افراد سب برابر ہوں اس معنی میں کم زیادہ نہوں مثلاً انسان گھوڑا ہاتھی وغیرہ

مشکک وہ اسم ہے جسے واضع نے ایک معنی کلی کیواسطے وضع کیا ہو لیکن اسکے افراد
اس معنی مین برابر نہون کوئی زیادہ کوئی کم ہو جیسے سپیدی سیاہی شیرینی ترشی تیز
اسم کے معنی اگر ایک سے زیادہ ہون اور ہر ایک کیواسطے اصل مین وضع کیا گیا
تو اوس اسم کو مشترک کہتے ہین جیسے سونا چاندی سونے کے دو معنی ہین
خفتن و زر اور دوسرے کے بھی دو معنی ہین سیم و وسط سحر
اور اگر صرف ایک معنی کے لیے بنا ہو اور دوسرے معنی مین کسی علاقہ کے
سبب استعمال کیا جاتا ہو تو اسے بنظر اصل معنی کے حقیقت اور بنظر دوسرے
معنے کے مجاز کہتے ہین
مثلاً شیر کہ اصلی معنی اسکے حیوان درندہ اور دوسرے معنی اسکے مرد شجاع
اور اگر اصل معنی چھوٹ گئے ہون اور وہ معنی جسکے لئے اصل مین وہ اسم
وضع نہین ہوا سمجھے جاتے ہون تو اسے منقول کہتے ہین اگر عرف عام مین
اصلی معنی متروک ہو گئے ہون تو اسے منقول عرفی کہتے ہین مثلاً دابہ
اصل مین اسکے معنی تھے جو زمین پر رینگے اور اب سارے عرب کے
عرف مین چارپائے کو کہتے ہین
اور اگر عرف خاص مین اصلی معنی چھوٹ گئے ہون تو اسے منقول اصطلاحی
کہتے ہین جیسے حرف کہ اصلی معنی اسکے طرف کے ہین اور صرفیون
کی اصطلاح مین لفظ مفرد کے ایک قسم کو کہتے ہین

فصل

مفہوم کی دو قسم ہین جزئی اور کلی

جزئی وہ ہے جسے عقل نہ تجویز کر سکے کہ یہ ایک ذات سے زیادہ پر صادق
آسکتا ہے جیسے مفہوم شاہجہان کا کہ سلاطین مغلیہ کے ایک خاص سلطان کا
نام ہے ظاہر ہے کہ یہ مفہوم صرف اوسی ذات پر صادق آتا ہے جسکا نام شاہجہان
نام ہے ظاہر ہے

نام ہے اور یہی حال دہلی اور آگرہ کے مفہوموں کا بھی ہے
کلی وہ ہے جسے عقل یہ تجویز کر سکے کہ یہ مفہوم بہت سی ذاتوں پر صادق آسکتا
ہے گو واقع میں اسکے کوئی فرد پائی جاسکتی ہو
کلی کیا کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی جیسے شریک باری
یا ایک فرد پائی جاتی ہے اور دوسرے کا پایا جانا محال ہے جیسے واجب الوجود
یا ایک فرد پائی جاتی ہے اور دوسرے کا بھی پایا جانا ممکن ہے جیسے سورج
یا ایک سے زیادہ پائی جاسکتے لیکن گنتی کی جیسے سیارہ کہ قدیم تحقیق ہو جسے صرف
سات فرد اسکی پائی گئی ہیں اور اب اس سے زیادہ دریافت ہوئے ہیں
یا بہت سی فرد بیشمار پائی جاتی ہوں جیسے انسان گھوڑا
اونٹ ہاتھی بھیڑ بکری وغیرہ
یا کوئی فرد پائی نہ گئی ہو لیکن پایا جانا ممکن ہو جیسے عنقا اس بیان سے معلوم ہوا
کہ کلی کے باعتبار افراد چھ قسم ہیں

فصل

دو کلیوں میں چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوتی ہے

اگر ایک کلی دوسری کلی کی کسی فرد پر نہ صادق آوے تو انمین نسبت تباین کی ہوگی مثلاً پانی آگ کوئی پانی آگ نہین اور کوئی آگ پانی نہین اور نارنگی امرود کوئی نارنگی امرود نہین اور کوئی امرود نارنگی نہین

اور اگر دو کلی ایسی ہون کہ ہر ایک انمین سے دوسرے کے سب فردون پر صادق آتی ہو تو انمین نسبت تساوی کی ہوگی جیسے آدمی اور ناطق جو آدمی ہے وہ ناطق ہے اور جو ناطق ہے وہ آدمی ہے

جب ایک کلی تو دوسرے کلی کی سب فردون صادق آتی ہو لیکن یہہ دوسری اوسکی سب فردون پر صادق آتی ہو تو ان دونون مین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوگی جیسے پہول اور گلاب جو گلاب ہے وہ پہول ہے اور بعضے پہول گلاب نہین ہین جیسے گیہوڑا اسپیوتی بیلا چنبیلی وغیرہ

جب دو کلی ایسی ہون کہ ہر ایک انمین سے دوسرے کی بعضے فرد پر صادق آوے اور بعضے پر صادق نہ آوے تو انمین نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہوگی جیسے آم اور میٹھا

بعض آم میٹھے ہین اور بعض آم میٹھے نہین ہین

اور بعضے میٹھے چیز آم ہے اور بعضی میٹھے چیز آم نہین ہے مثلاً انار

جن دو کلیونمین تساوی کی نسبت ہوگی اونکے نقیضون مین بہی تساوی کی نسبت ہوگی مثلاً حمار اور ناہق ان دو کلیونمین نسبت تساوی کی ہے انکی دو نقیضون لاحمار و لاناہق مین بہی وہی تساوی کی نسبت ہے جو لاحمار ہے لاناہق ہے اور جو لاناہق ہے لاحمار ہے اور اعم و اخص

مطلق ہے نقیضوں مین بھی وہی عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہوتی ہے لیکن اعم کا نقیض اخص
اور اخص کا نقیض اعم ہوتا ہے مثلاً حیوان و انسان مین عموم وخصوص مطلق کی نسبت
ہے حیوان عام مطلق ہے اور انسان خاص مطلق انکے دو نقیض لاحیوان ولاانسان
مین بہی عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے پر لاحیوان خاص مطلق ہے اور لاانسان
عام مطلق جو لاحیوان ہے لاانسان ہے اور بعض لاانسان مثلاً گھوڑا ہاتھی اونٹ
وغیرہ لاحیوان نہین

اور عام وخاص من وجہ کی نقیضون مین تبائن جزئی پایا جاتا ہے کبھی عموم وخصوص
من وجہ کے ضمن مین مثلاً حیوان و ابیض مین عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے اور انکی
نقیض لاحیوان ولاابیض مین بھی یہی نسبت ہے

بعض لاحیوان لاابیض ہے جیسے آبنوس

اور بعض لاحیوان لاابیض نہین ہے جیسے ہاتھی دانت

اور بعض لاابیض لاحیوان نہین ہے جیسے مشکی گھوڑا

اور کبھی تبائن کلی کے ضمن مین مثلاً حیوان ولاناطق مین عموم وخصوص من وجہ
کی نسبت ہے اور انکی نقیضون لاحیوان وناطق مین تبائن کلی ہے

اور یہی حال متباینین کا بھی ہے کہ انکی نقیضون مین بھی تبائن جزئی پایا جاتا ہے
کبھی عموم وخصوص من وجہ کی ضمن مین مثلاً شجر وحجر متباین ہین اور انکی نقیضون مین عموم
وخصوص من وجہ کی نسبت ہے بعض لاشجر لاحجر ہے جیسے ہرن و بارہ سنگہ وغیرہ
اور بعض لاشجر لاحجر نہین بلکہ حجر ہے جیسے مرمر

اور بعض لاشجر لاشجر نہین بلکہ شجر ہے جیسے کھجور کا درخت

اور کبھی تبائن کلی کے ضمن مین مثلاً موجود و معدوم دو متبائن ہین انکی دو نقیضون

مین تبائن کلی ہے کوئی لاموجود لامعدوم نہین بلکہ معدوم ہے

اور کوئی لامعدوم لاموجود نہین بلکہ موجود ہے

جاننا چاہیے کہ ایک چیز جو ایک چیز سے خاص ہو گو وہ کلی کیون نہو کبھی اسے بھی جزئی

کہتے ہین جیسے انسان حیوان سے خاص ہے تو انسان کو بہ نسبت حیوان کے

جزئی کہینگے اور اس جزئی کا جزئی اضافی نام ہو اور پہلی جزئی کا جزئی حقیقی اور ان دونون

جزئیون مین عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے جزئی اضافی عام ہے اور جزئی حقیقی خاص

جو جزئی حقیقی ہے ضرور جزئی اضافی ہے مثلاً زید عمرو بکر وغیرہ جزئی حقیقی ہین اور جزئی اضافی بھی

ہین کہ انسان سے خاص ہین

اور بعض جزئی اضافی جزئی حقیقی نہین ہے

مثلاً انسان گھوڑا ہاتھی جزئی اضافی ہین کہ حیوان سے خاص ہین اور جزئی حقیقی نہین

کیونکہ کلی ہین بہت ذاتون پر صادق اسکتے ہین اور جزئی حقیقی صرف ایک ذات پر

صادق آتی ہے

فصل

کلی کی پانچ قسم ہین جنس[1] نوع[2] فصل[3] خاصہ[4] عرض عام[5] جنس وہ ہے کہ کئی چیزین جنکی حقیقتین مختلف ہین

پوچھین کہ یہ کیا ہین تو وہ کلی جواب مین کہی جاے مثلاً کسی نے پوچھا انسان گھوڑا گدہا کیا ہین سب کا جواب یہی کہا گیا حیوان

اور جنس دو ہین قریب اور بعید

جنس قریب وہ جنس ہے کہ اسمین ایک ماہیتہ کے جتنے شریک ہین سب کو اگر پوچھین
کہ یے کیا ہین تو وہی جنس جواب مین کہی جائے دوسری نہ کہی جاے
مثلاً حیوان انسان کی جنس قریب ہے کہ حیوانیت مین انسان کے جتنے شریک ہین
سب کو ملاکر پوچھو تو یہی کہا جائیگا کہ حیوان ہین اور کچھ نہ کہا جائیگا

جنس بعید وہ ہے کہ اس جنس مین ایک ماہیتہ کے جتنے شریک ہین اگر اس ماہیتہ کو بعض
شریک کے ساتھ ملاکر پوچھو کہ یہہ کیا ہین تو وہ جنس جواب مین کہی جائے اور اسی ماہیتہ
کو اور ایک شریک کے ساتھ ملاکر پوچھو کہ یہہ کیا ہین تو وہ جنس جواب مین نہ کہی جائے
بلکہ دوسری جنس کہی جائے مثلاً جسم نامی انسان کی جنس بعید ہے کیونکہ جسمیت نامیہ
مین انسان کے ایک شریک مثلاً درخت خرما کو اور انسان کو ملاکر پوچھین کہ یے کیا
ہین تو البتہ کہا جائیگا کہ جسم نامی ہین اور اگر دوسرے شریک کو مثلاً گھوڑے کو ملاکر
پوچھین اور کہین انسان اور گھوڑا کیا ہے تو جسم نامی جواب مین نہ کہا جائیگا بلکہ یہہ کہا جائیگا
کہ حیوان ہین نوع وہ ہے کہ کئی چیزین جنکی حقیقت ایک ہے انہین پوچھین کہ یہہ کیا
ہین تو وہ کلی جواب مین کہی جاے مثلاً زید عمر بکر خالد ولید ان سب کی حقیقت ایک ہے
اور انہین پوچھین کہ یہہ کیا ہین تو کہا جائیگا کہ انسان ہین پس انسان نوع ہوا
اور نوع کبھی ایسی ماہیتہ کو بھی کہتے ہین کہ اسکو اور اسکے غیر کو ملاکر پوچھین کہ یہہ کیا ہین اور
جواب ایک جنس کہی جائے تو اس تعریف کے موجب حیوان اور جسم نامی اور جسم سب
نوع ہین کیونکہ حیوان اور شجر کو ملاؤ اور پوچھو کہ حیوان اور شجر کیا ہین تو جواب مین کہا جائیگا
جسم نامی ہین اور جسم نامی اور حجر کو ملاکر پوچھو کہ جسم نامی اور حجر کیا ہین تو کہا جائیگا

جسم مین اور جسم و عقل کو ملاؤ اور کہو کہ جسم و عقل کیا ہین تو کہا جائیگا جوہر ہین یا اور اس نوع کو نوع اضافی کہتے ہین اور پہلے کو نوع حقیقی اور دونو مین عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے بعض نوع اضافی نوع حقیقی ہے جیسے انسان اور بعض نوع اضافی نوع حقیقی نہین ہے جیسے حیوان اور بعض نوع حقیقی نوع اضافی نہین ہے جیسے نقطہ کہ نوع بسیط ہے جنس اور فصل سے مرکب نہین ہے

کبھی جنسونمین ترتیب ہوتا ہے اور ایک سے ایک عام ہوتی ہے جیسے حیوان سے عام جسم نامی ہے اور جسم نامی سے جسم اور جسم سے جوہر انمین جو سب سے عام ہے اوسے جنس عالی اور جنس الاجناس کہتے ہین اور جو سب سے خاص ہے اوسے جنس سافل کہتے ہین پس جوہر جنس عالی اور جنس الاجناس ہوا اور حیوان جنس سافل ہوا اور نوعون مین بھی اسیطرح ترتیب ہوتا ہے اور ایک سے ایک خاص ہوتے ہین مثلاً جسم سے خاص جسم نامی اور جسم نامی سے خاص حیوان اور حیوان سے خاص انسان انمین جو سب سے خاص ہے اسے نوع الانواع اور نوع سافل کہتے ہین اور جو سب سے عام ہے اسے نوع عالی کہتے ہین پس انسان نوع الانواع اور نوع سافل ہوا اور جسم نوع عالی ہوا اور دونون سلسلونمین عالی اور سافل کے درمیان جو جنسین اور نوعین ہین انہین جنس متوسط اور نوع متوسط کہتے ہین مثلاً جنس کے سلسلہ مین جنس نامی جنس متوسط ہے اور نوع کے سلسلہ مین حیوان نوع متوسط ہے

فصل وہ کلی ہے جو اس سوال کے جواب مین کہی جاے کہ یہہ بذات خود کیا شئی ہے جیسے پوچھین کہ انسان بذات خود کیا شئی ہے اور کہا جائے انسان

بذات خود ناطق ہے یا پوچھیں کہ گھوڑا بذات خود کیا ہے اور کہا جاوے صاہل ہے یا پوچھیں کہ ہاتھی بذات خود کیا ہے اور کہا جاوے ناہق ہے اور فصل ایک نوع کو اور نوعوں سے جدا کر دیتی ہے

اگر جنس قریب میں نوع کے جو شریک ہیں انسے جدا کرے تو اسے فصل قریب کہتے ہیں مثلاً ناطق انسان کی فصل قریب ہے کہ انسان کو اسکی جنس قریب یعنی حیوان میں جتنے شریک ہیں سب سے الگ کرتے ہیں

اور اگر جنس بعید میں نوع کے جو شریک ہیں انسے جدا کرے تو اسے فصل بعید کہتے ہیں مثلاً احساس انسان کی فصل بعید کیونکہ انسان کی جنس بعید یعنے جسم نامی میں جتنے شریک ہیں ان سب سے انسان کو الگ کرتی ہے

فصل کو بہ نسبت نوع کے جسمیں تمیز دیتی ہے مقوم کہتے ہیں اور بہ نسبت جنس کے مقسم کہتے ہیں پس ناطق بہ نسبت انسان کے مقوم کہلائیگا اور بہ نسبت حیوان کے مقسم کہا جاویگا

جو فصل نوع عالی کی مقوم ہوگی نوع سافل کی بھی ضرور مقوم ہوگی کیونکہ عالی سافل کا جزو ہے اور جزو کا مقوم کل کا ضرور مقوم ہوتا ہے — مثلاً احساس حیوان کا مقوم اور جزو ہے تو انسان کا بھی مقوم ہوا اور بعض سافل کا مقوم عالی کا مقوم نہیں ہوتا کیونکہ سافل عالی کا کچھ جزو نہیں کہ جو اسکا جزو ہے وہ عالی کا بھی جزو ہو مثلاً ناطق انسان کا مقوم ہے اور حیوان کا مقوم نہیں ہے

چوتھی خاصہ وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی ماہیت سے خارج ہوتی ہو اور ایک ہی ماہیت کی فردوں پر صادق آتی ہے جیسے ہنسنے والا کہ زید عمر بکر وغیرہ جتنے ہنسنے والے ہیں

انکی ماہیتہ میں داخل نہین خارج ہے اور صرف انسان ہی کے افراد پر صادق آتا ہے اور ماہیتون کے افراد پر ہرگز نہین صادق آتا

خاصہ کی دو قسم ہین شاملہ جو ماہیتہ کی ساری فردون مین پایا جاوے جیسے ہنسنے کی قوت رکھنے والا جتنے انسان ہین سبھون مین ہنسنے کی قوت ہے گو بعضے کبھی نہ ہنسے ہون اور پیدا ہوئے اور مر گئے

اور غیر شاملہ جیسے بالفعل ہنسنے والا کہ یہہ ساری فردون مین نہین پایا جاتا جو روتا پیدا ہوا اور مر گیا وہ کب ہنسا

پانچوین عرض عام وہ کلی ہے جو افراد کی ماہیتہ سے باہر ہو اور کئی حقیقتون کی فردون پر صادق آتی ہو جیسے چلنے والا کہ انسان گھوڑا گدھا ان سب حقیقتون کی فردون پر صادق آتا ہے اور انکی ماہیتہ مین داخل نہین خارج ہے

اور ان دونونکو کلی عرضی کہتی ہین کیونکہ ماہیتہ مین داخل نہین ہوتین خارج ہوتی ہین اور اسی واسطے عارض ہوتی ہین

اور عرض کی دو قسم ہے لازم و مفارق لازم وہ جو ماہیتہ یا وجود ماہیتہ سے کبھی جدا نہو اس لازم کی بھی قسم ہین لازم بین وہ ہے کہ ملزوم کے تصور ہی سے اسکا تصور کبھی جدا نہو جیسے بصر کے تصور سے عماس کا تصور کبھی جدا نہین یعنی جب بصری دیکھا ہین ادمی ساتھی نکلی ہی دیکھا ہین آدمی یا لا جدا اور لازم کو تصور کرینگے تب ہی یقین ہو جاے کہ وہ اسے لازم ہے جیسے چار کو تصور کرین اور دو برابر حصون پر بٹنے کو تصور کرین تو یقین ہو جائیگا چار کو دو برابر حصون پر بٹنا لازم ہے

اور لازم غیر بین اسکی برخلاف ہے کہ نہ ملزوم کی تصور کو لازم کا تصور لازم ہوتا ہے اور نہ فقط دونون کے تصور سے لزوم کا یقین ہو جاتا ہے بلکہ یقین لزوم کے واسطے ایک وسط

کا ہونا بھی ضرور ہوتا ہے جیسے تین زاویوں کا دو قائمہ کے برابر ہونا مثلث کو لازم ہے لیکن
اس خاص مثال میں صرف لازم و ملزوم کا تصور ہی یقین لزوم کے لیے کافی نہیں جب ایک
برہان اس پر قایم کیا جائے گا تو البتہ یقین ہوگا کہ ہر مثلث کی تینوں زاویے ملکر دو قائمہ کے
برابر ہوتے ہین اور مفارق وہ ہے جو ماہیتہ سے الگ ہو سکے گو کبھی الگ نہو

عرض مفارق کی کئی قسم ہین

ایک وہ ہے جو ہمیشہ اپنے افراد مین پایا جاتا ہے جیسے حرکت سیارون مین

دوسری وہ ہے جو ہمیشہ نہین پایا جاتا لیکن دیر تک رہتا ہے اور پھر زائل ہو جاتا ہے
جیسے عشق عاشق مین

تیسری وہ ہے جو دیر تک نہین رہتا جلد زائل ہو جاتا ہے جیسے رنگ کا زرد ہو جانا
ڈرنے والے مین

خاتمہ

لفظ کلی کے مفہوم کو کلی منطقی کہتے ہین کیونکہ منطقی اسی سے بحث کرتے ہین اسکے مصداق
مثلاً انسان یا حیوان وغیرہ سے بحث نہین کرتے

اور یہہ مفہوم جیسے ذہن مین عارض ہو مثلاً گھوڑا ہاتھی اونٹ اوسے کلی طبعی کہتے ہین
کیونکہ وہ ایک طبیعت اور ماہیتہ ہوتی ہے جو خارج مین پائی جاتی ہے

اور مجموع عارض و معروض مثلاً انسان کلی اور فیل کلی اور شتر کلی اور اسپ کلی کو
کلی عقلی کہتے ہین کیونکہ اسکا وجود صرف عقل ہی مین پایا جاتا ہے وجہہ یہہ ہے کہ کلیت سے
موصوف ہونا کسی شے کا ایک امر ذہنی ہے جب کوئی چیز ذہن مین آتی ہے اور ذہن

دیکھتا ہے کہ اس شے مین بہت سے شریک ہوسکتے ہین تو اوسے کہتا کہ یہہ کلی ہے
کلی منطقی اور کلی عقلی ان دونون کا وجود خارج مین نہین پایا جاتا باقی ہی کلی طبعی مانند
انسان گھوڑا ہاتھی وغیرہ اسمین بحث ہے بعضے کہتے کہ یہہ کلی اپنی فردون کے ضمن اور شمول مین
پائی جاتی ہے زید عمر بکر وغیرہ افراد کے ضمن مین انسان پایا جاتا ہے اوسیطرح خارج مین
گھوڑا ہاتھی اپنے اپنے فردون کی ضمن مین پایا جاتا ہے

اور بعض کہتے ہین کہ کلی طبعی خارج مین نہین پائی جاسکتی انکی دلیل یہہ ہے کہ اگر وہ
خارج مین پائی جاوے تو لازم آئے کہ ایک چیز ایک ہی وقت متعدد مکانون مین ہو
ایک وقت مین زید کلکتے مین ہے اور عمر دہلی مین اور بکر ملتان مین ہے اگر انسان
ان تینون مین پایا جاتا تو ایک شے ایک ہی وقت مین متعدد مکانون مین پائی جاتی
اور یہہ محال ہے اور یہی لازم آئے کہ ایک ہی شے ایک ہی وقت جاہل بھی ہو اور
عالم بھی اور ہنستی بھی ہو اور روتی بھی ہو سوتی بھی ہو جاگتی بھی ہو زید کو فرض کرو
جاہل ہو اور عمر عالم پھر اوسے زید کو فرض کرو ہنستا ہو اور عمر روتا ہو پھر اوسی زید کو
مانو سوتا ہو اور عمر جاگتا ہو

اور یہہ جو کہتے ہین کہ انسان مثلاً موجود ہے اور پایا جاتا ہے اور عنقا معدوم
اور نہین پایا جاتا ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ انسان کی فردین پائی جاتی ہین اور
عنقا کی فردین نہین پائی جاتین نہ یہہ کہ انسان خارج مین پایا جاتا ہے اور
عنقا خارج مین نہین پایا جاتا خارج مین نہ پائے جانے مین دونون برابر ہین
اور رای ثانی ہی حق ہے

فصل ۴

معرف وہ ہے جو کسی شے پر محمول ہو اور غرض اس حمل کرنے سے یہہ ہو کہ اوس شے کا تصور حاصل ہو جاے اور وہ نامعلوم شے معلوم ہو جاے مثلاً مثلث کی حقیقت کسی کو معلوم نہو اور اوس سے یہہ کہین کہ مثلث وہ شکل سطح مستوی کی ہے جو تین سیدھی لکیروں سے گھری ہو (شکل سطح مستوی مین تین سیدھی لکیرون سے گھری) یہہ مثلث کا معرف ہوا جس سے معلوم ہو گیا کہ مثلث یہہ چیز ہے اور معرف کو قول شارح بھی کہتے ہین

اسکی دو قسم ہین حد و رسم

حد وہ معرف ہے جو کسی شے کی فصل قریب سے بنے

اگر اس فصل قریب کے ساتھہ جنس قریب بھی ہو اوسے حد تام کہتے ہین

مثلاً انسان کی تعریف مین کہین حیوان ناطق

اور اگر جنس قریب نہو خواہ صرف فصل قریب ہو یا فصل قریب کے ساتھ جنس بعید بھی ہو ان دونون کو حد ناقص کہتے ہین

مثلاً اوسے انسان کی تعریف مین کہین ناطق یا کہین جسم نامی ناطق اور رسم وہ معرف ہے جو کسی چیز کے خاصہ سے بنایا جاے

اگر اس خاصہ کے ساتھہ جنس قریب بھی ہو اوسے رسم تام کہتے ہین

مثلاً انسان کی تعریف مین کہین حیوان ضاحک

اور جو جنس قریب کے ساتھہ نہو خواہ صرف خاصہ ہو یا خاصہ کے ساتھہ جنس بعید بھی ہو

اوسے رسم ناقص کہتے ہین
مثلاً انسان کی تعریف مین کہین ضاحک یا کہین جسم نامی ضاحک اور تعریف کے
باب مین عرض عام کا کچھہ اعتبار نہین کیونکہ تعریف سے دو ہی بات مقصود ہین
شئے کی ذاتیات پر مطلع ہونا یا جمیع اغیار سے اوس شئے کا ممتاز ہونا اور یہہ
دونون باتین عرض عام مین نہین پائی جاتین

تصدیقات

قضیہ کی بحث

قضیہ وہ قول ہے جسمین سچ اور جھوٹھہ کا احتمال ہو سچ وہ ہے کہ جو کہین واقع مین بھی
وہی ہو مثلاً کہین بعضے انار میٹھے ہوتے ہین جیسے کابل کے انار اور بعضے کھٹے
ہوتے ہین جیسے قندھار کے انار یہہ دونون باتین سچ ہین اور واقع کے مطابق ہین اور اگر
یہہ کہین کہ سب انار میٹھے ہوتے ہین یا سب انار کھٹے ہوتے ہین یا کوئی انار میٹھا نہین ہوتا
یا کوئی انار کھٹا نہین ہوتا تو یہہ چارون باتین جھوٹھہ ہین واقع کے مطابق نہین
قضیہ کی دو قسم ہین حملیہ شرطیہ
حملیہ وہ قضیہ ہے جسمین ایک چیز کے ثبوت یا نفی کا حکم کیا جاے دوسری شی کے لئے
جسمین ثبوت کا حکم کیا جاے وہ موجبہ کہلاتا ہے مثلاً سارے نارنگی کھٹے ہوتے ہین
اور سارے شریفے میٹھے ہوتے ہین اور بعضا گلاب بہت خوشبو ہوتا ہے جیسے بصرہ کا
گلاب اور بعضا گلاب کم خوشبو ہوتا ہے جیسے ایڈورڈ کا گلاب اور جسمین نفی کا حکم ہو وہ

سالبہ کہلاتا ہے مثلاً کوئی سلہٹ کا کولا کہٹا نہین ہوتا اور کوئی ٹہول کی نارنگی کہٹی نہین ہوتی اور بعض پھول گلابی نہین ہوتا جیسے چین کا گلاب اور بعض پھول لال جیہا نہین ہوتا جیسے بیجنگ کا اس شرطیہ وہ قضیہ ہے جسمین اتصال یا انفصال کا حکم کیا جائے اتصال کہتے ہین ایک نسبت کے پائے جانیکو دوسری نسبت کے پائے جانے کی تقدیر پر جیسے اگر سورج نکلا ہے تو دن بہی موجود ہے اگر سورج ڈوبا ہے تو دن بہی باقی نہین اور انفصال کہتے ہین دو نسبتو نمین ایک نسبت کے پائے جانے کو

یعنے خواہ یہ نسبت پائی جائے خواہ وہ نسبت دونون ایک ساتھ پائی نجاوین مثلاً یہہ پہل یا خشک ہے یا تر ہے اور یہہ میوہ یا میٹہا ہے یا کہٹا ہے حملیہ مین محکوم علیہ کو موضوع اور محکوم بہ کو محمول کہتے ہین اور نسبت پر جو دلالت کرے اوسے رابطہ کہتے ہین سب نارنگیان گول ہوتی ہین اس حملیہ مین نارنگیان جسپر گول ہونے کا حکم کیا گیا ہے موضوع ہے اور گول کہ اسی کا حکم نارنگیون پر کیا گیا ہے محمول ہے ہوتے ہین جس سے گول ہونے کی نسبت نارنگیوں کی طرف سمجہی جاتی ہے رابطہ ہے شرطیہ مین پہلے جز کو مقدم کہتے ہین اور دوسرے کو تالی

جب گلاب کہلتا ہے تو باغ خوشبو سے معطر ہوتا ہے اس شرطیہ مین گلاب کہلتا ہے مقدم ہے اور باغ خوشبو سے معطر ہوتا ہے تالی ہے

حملیہ کا موضوع شخص ہو تو اسے شخصیہ او مخصوصہ کہتے ہین جیسے نوشیروان عادل تہا اور فرعون ظالم تہا

اور اگر طبیعت اور ماہیت کلیہ موضوع ہو تو اسکی دو صورت ہے

محض طبیعت موضوع ہو تو اسے طبعیہ کہتے ہین جیسے انسان نوع ہے اور ناطق فصل ہے اور حیوان جنس ہے اور ضاحک خاصہ ہے اور ماشی عرض عام ہے
۲ یا نری طبیعت موضوع نہو بلکہ افراد مین پائی جانے کی حیثیت کے ساتھہ موضوع ہو اسکی بھی دو قسم ہے

افراد کی کمیت یعنی کل یا بعض کا ذکر کیا جاے تو اسے محصورہ اور مسورہ کہتے ہین یا کمیت کا ذکر چھوڑ دیا جاے اسے مہملہ کہتے ہین جیسے آم میٹھے ہوتے ہین یہ مہملہ کیونکہ یہہ کچھہ نہین کہتے کہ سب آم میٹھے ہوتے ہین یا بعض آم افراد کی کمیت کا ذکر چھوڑ دیا ہے مہملہ اور جزئیہ مین ملازمہ ہے یعنے جب مہملہ صادق آویگا جزئیہ ضرور صادق آویگا اور جہان جزئیہ صادق آویگا مہملہ بھی ضرور صادق آویگا آم میٹھے ہوتے ہین یہہ مہملہ صادق ہے تو بعض آم میٹھے ہوتے ہین یہ جزئیہ بھی صادق ہے اور بعض آم میٹھے ہوتے ہین یہ صادق ہے تو آم میٹھے ہوتے ہین بھی صادق ہے جس لفظ سے افراد موضوع کی کمیت سمجھی جاتی ہے اوسے سور کہتے ہین

حملیہ موجبہ ہو اور موضوع کے کل افراد پر حکم کیا جاے تو اسے موجبہ کلیہ کہتے ہین اور سور اسکا کل سب اور سارے ہی اور بعض افراد پر حکم ہو تو موجبہ جزئیہ کہتے ہین اور سور اسکا بعض بعضے اور کوئی ہے

حملیہ سالبہ ہو اور موضوع کی سب فردون پر حکم ہو تو اسے سالبہ کلیہ کہتے ہین اور سور اسکا کوئی اور کبھی اور بعض فرد پر حکم ہو تو اسے سالبہ جزئیہ کہتے ہین اور سور اسکا بعض بعضے بعضے ساری

اس بیان سے معلوم ہوا کہ محصورہ کی سب چار قسم ہین

موجبہ کلیہ　　موجبہ جزئیہ　　سالبہ کلیہ　　سالبہ جزئیہ

مثالین

موجبہ کلیہ	سب بلبلین خوش آواز ہوتی ہین	سب قمریان حق سرہ بولتی ہین
موجبہ جزئیہ	بعضے پرند خوش رنگ ہوتے ہین	بعضے طائر تیز پر ہوتے ہین
سالبہ کلیہ	کوئی توتا کالا نہین ہوتا	کوئی ہرن اُجلا نہین ہوتا
سالبہ جزئیہ	بعضا جانور بڑا نہین ہوتا	بعضا درخت اونچا نہین ہوتا

موجبہ مین موضوع کا موجود ہونا ضرور ہے وجود تحقیقی ہو تو اسے خارجیہ کہتے ہین جیسے سب انسان کاتب بالقوہ ہین یعنے جتنے انسان خارج مین پائے جاتے ہین وہ سب کاتب بالقوہ ہین اور وجود تقدیری ہو تو اسے حقیقیہ کہتے ہین اسکی بھی وہی مثال ہے لیکن معنی یہہ ہین کہ جتنی چیزین پائی جائین اور اونپر صادق آوے کہ وہ انسان ہین تو وہ کاتب بالقوہ بھی ہین۔

اور اگر وجود ذہنی ہو تو اوسے ذہنیہ کہتے ہین جیسے انسان نوع ہے

عدول و تحصیل

سلب کا حرف حملیے کے کسی جز کا جز ہو تو اسے معدولہ کہتے ہین موضوع کا جز ہو تو معدولۃ الموضوع کہلاتا ہے جیسے بعض لا انسان پتھر ہین اور محمول کا جز ہو تو معدولۃ المحمول کہلاتا ہے جیسے سب پتھر لا نامی ہین اور دونون کا جز ہو تو معدولۃ الطرفین کہلاتا ہے جیسے سب لا انسان لا ناطق ہین اور اگر حرف سلب حملیے کے کسی جز کا جز نہو تو اسی محصلہ کہتے ہین مثالین اسکی ظاہر ہین

توجیہ و اطلاق

حملیہ مین نسبت کی کیفیت بھی بیان کیجاے تو اسی موجہہ کہتے ہین اور جس سے اوس کیفیت کا
بیان کیا جاوی اسے جہت کہتے ہین مثلاً ضرور سب انسان ناطق ہین نطق کی نسبت
جو انسان کی طرف ہے اسکی کیفیت بھی بیان کی گئی یعنی یہ نسبت ضروری ہے انسان کی
ذات سے نطق کا جدا ہونا محال ہے کیفیت کی چار قسم ہین ضرورت دوام
فعلیت امکان ضرورت لزوم کو کہتے ہین یعنے نسبت محمول کی موضوع سے کبھی
جدا نہین ہو سکے ضرورت کی چار قسم ہین ضرورت ذاتیہ ضرورت وصفیہ
ضرورت وقتیہ ضرورت منتشرہ ضرورت ذاتیہ وہ ہے کہ ذات موضوع کی
جبتک ہے نسبت محمول کی اس سے جدا نہین ہو سکتی جیسے ضرور سب حیوان حساس ہین
یعنی کوئی حیوان ہو ذات اوسکی جبتک ہے ضرور حساس ہے نسبت حس کی اس سے جدا نہین ہو سکتی
اسے ضروریہ مطلقہ کہتے ہین

ضرورت وصفیہ وہ ہے کہ وصف موضوع کا جبتک ذات موضوع مین ہے نسبت محمول کی اس سے جدا نہین
ہو سکتی جیسے ضرور سب لکھنے والے جبتک لکھنے والے ہین ہلتے انگلیون والے ہین یعنے سب لکھنے والونکی انگلیان
جبتک وصف لکھنے کا ہے ہلتی انگلیون والا ہونا بھی انکو ضرور ہے اسے مشروطہ عامہ کہتے ہین
ضرورت وقتیہ وہ ہے کہ نسبت محمول کی موضوع کیطرف وقت خاص اور معین مین ضرور ہے
اور جدا نہ ہو سکے جیسے ضرور چاند گہن لگا ہوتا ہے جسوقت اوسکے اور سورج کے درمیان
زمین حائل ہو جاتی ہے اسے وقتیہ مطلقہ کہتے ہین

ضرورت منتشرہ وہ ہے کہ نسبت محمول کی موضوع کیطرف کسی نہ کسی وقت ضرور ہے
اسکا کوئی خاص وقت نہین جیسے ضرور سب جاندار کسی نہ کسی وقت سانس لیتے ہین یعنے

ہر جاندار کو کسیوقت نہ سانس لینا ضروری ہے یہہ نہین ہو سکتا کہ کسیوقت سانس نہ لین اسے منتشرہ مطلقہ کہتے ہین

دوام کی دو قسم ہین دوام ذاتی دوام وصفی

دوام ذاتی وہ ہے کہ ذات موضوع جبتک رہے نسبت محمول کی اس سے کبھی الگ نہو گو الگ ہو سکتی ہو جیسے ہمیشہ سب سیارے سورج کے گرد گھومتے ہین فیثاغورس حکیم کے نزدیک یعنے سیارونکی ذات جبتک ہے سورج کے گرد گھومنا انسے کبھو الگ نہوگا گو الگ ہو سکتا ہو اسے دائمہ مطلقہ کہتے ہین

دوام وصفی وہ ہے کہ وصف موضوع کا جبتک ذات موضوع مین پایا جاے نسبت محمول کی اُسکی طرف برابر پائی جائے کبھی الگ نہو جیسے ہمیشہ سب سخی روپے پیسے کو جبتک سخی ہین بیقدر جانتے ہین یا ہمیشہ سب بخیل روپے پیسے کو جانسے زیادہ عزیز جانتے ہین یعنے سخی مین سخاوت کا وصف جبتک ہے روپے پیسے کا بیقدر جاننا اُن سے لگا ہوا کبھو الگ نہوگا اور اسیطرح بخیل مین جبتک بخل کا وصف ہے مال کا جان سے زیادہ عزیز جاننا اس سے کبھو الگ نہوگا اسے عرفیہ عامہ کہتے ہین

فعلیت وہ ہے کہ نسبت محمول کی موضوع کیطرف بالفعل یعنی کسیوقت مین پائی جائے جیسے سب بلبلین کسیوقت مین چہکتی ہین اسے مطلقہ عامہ کہتے ہین

امکان وہ ہے کہ نسبت محمول کی موضوع کی طرف پائی جاسکتی ہے اور نسبت کی خلاف کا پایا جانا ضرور نہین یہہ امکان عام ہے جیسے ممکن ہے سب پانی یخ ہو جائین یعنی یخ نہونا ضرور نہین اسے ممکنہ عامہ کہتے ہین

یہہ آٹھون موجہے بسیطی ہین کہ حقیقت مین ایک قضیہ ہین

کبھی مشروطہ عامہ عرفیہ عامہ وقتیہ مطلقہ اور منتشرہ مطلقہ مین لادوام ذاتی کے قید بڑہاتے ہین
مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہہ ضرورت دوام نسبت کا دائم نہین ہے موضوع کی ذات کے اعتبار سے
کبھی اس کا خلاف بھی پایا جاتا ہے اس صورت مین نام ان قضیون کا مشروطہ خاصہ
عرفیہ خاصہ وقتیہ اور منتشرہ ہوجاتا ہے

مثالین

۱ مشروطہ خاصہ ضرور سب بیر کہ جبتک بیرتے ہین ہاتہہ پانو مارتے ہین ہمیشہ نہین
۲ عرفیہ خاصہ ہمیشہ سب اوڑنیوالے جبتک اوڑتے ہین ہوا مین ہوتے ہین ہمیشہ نہین
۳ وقتیہ ضرور سب چاند گہن لگے ہوئے ہین جسوقت اونکے اور سورج کو درمیان
سیارے حائل ہوجاتے ہین ہمیشہ نہین
۴ منتشرہ ضرور سب جاندار کسیوقت سانس لیتے ہین ہمیشہ نہین
اور کبھی مطلقہ عامہ مین لاضرورت ذاتیہ کی قید زیادہ کرتے ہین غرض یہہ ہوتی ہے کہ نسبت
بالفعل پائی جاتی ہے لیکن موضوع کی ذات کے اعتبار سے پایا جانا اسکا کچھہ ضرور نہین
خلاف اسکا بھی ممکن ہے تب اس قضیہ کا نام وجودیہ لاضروریہ ہوتا ہے

مثال

۵ وجودیہ لاضروریہ سب چاند کسیوقت ہلالی شکل پیدا کرتے ہین بضرورت نہین یعنے
ہلالی شکل پیدا کرنا کسیوقت چاند مین پایا جاتا ہی لیکن چاند کی ذات کی اعتبار سے یہہ بات
اور اسی مطلقہ عامہ مین کبھی لادوام ذاتی کی قید بڑہاتے ہین مراد یہہ ہوتی ہے کہ نسبت کبھی
پائی جاتی ہے لیکن موضوع کی ذات پر جو نظر کرین تو پایا جانا اس نسبت کا دائم اور ہمیشہ

نہیں کبھی اسکا خلاف پایا جاتا ہے تب نام اس قضیہ کا وجودیہ لادائمہ رکھا جاتا ہے

۶ وجودیہ لادائمہ سب چاند کسیوقت پورے ہوتے ہیں ہمیشہ نہیں
اور کسیوقت ممکنہ عامہ میں جسمیں مخالف جانب کی عدم ضرورت کا حکم ہوتا ہے
جانب موافق کے عدم ضرورت کی قید بڑہا لیتے ہیں منظور یہہ ہوتا ہے کہ جیسے اس نسبت کی
مخالف جانب ضروری نہیں جانب موافق بہی ضروری نہیں دونون جانبون کا پایا جانا ممکن ہے
اس صورت میں نام اس قضیہ کا ممکنہ خاصہ رکہا جاتا ہے

۷ ممکنہ خاصہ ممکن ہے پانی ساری زمین کو گہیرلے ضرور نہیں یعنے پانی کا ساری زمین
کو نگہیرنا بہی ضرور نہیں اور گہیرنا بہی ضرور نہیں نگہیرنا اور گہیرنا دونون ممکن ہے
یہ ساتون اسوجہ مرکبہ ہیں یعنی حقیقت میں دو قضیہ ہیں ایک قضیہ تو صریح ہے اور دوسرا
اشارتاً قیدون سے سمجہا جاتا ہے لادوام سے مطلقہ عامہ اور لاضرورت سے ممکنہ عامہ
لیکن اصل قضیہ اصل قضیون کے ساتھہ جنکی یہ قیدین ہین ایجاب اور سلب مین مخالف
اصل قضیے اگر موجبے ہین تو یہہ سالبے اور وہ اگر سالبے ہین تو یہ موجبے مثلاً یہ
مشروطہ عامہ (ضرور سب پیراک جبتک پیرتے ہین ہاتہہ پاون مارتے ہین ہمیشہ نہین)
دو قضیون سے مرکب ہے ایک صریح مشروطہ عامہ (ضرور سب پیراک جبتک پیرتے ہین
ہاتہہ پانو مارتے ہین)
دوسرا (اشارۃً) مطلقہ عامہ جو (ہمیشہ نہین) اس قید سے سمجہا جاتا ہے یعنے

(کوئی پیر ایک بعضے وقت ناتھ پاؤ نہین مارتے) یعنی جسوقت پیر نے کا وصف آنمین نہین ہوتا
اور مثلاً یہ وجودیہ لاضروریہ (سب چاند کسیوقت ہلالی شکل پیدا کرتے ہین نہ بضرورت)
مرکب دو قضیون سے ہے ایک تو صریح ہے مطلقہ عامہ (سب چاند کسیوقت ہلالی شکل پیدا کرتے ہین)
اور دوسرا اشارتاً ممکنہ عامہ یعنی (بالضرورت) اس قید سے نکلتا ہے یعنے ممکن ہے کہ کوئی چاند شکل
ہلالی پیدا نکرے

متصل کی تقسیم

مقدم اور تالی دونونکی نسبت مین علاقہ لزوم کا ہو تو اوسے لزومیہ کہتے ہین اور لزومیہ کی چار
صورتین ہین

۱ مقدم تالی کی علت ہو جیسے (اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے) آفتاب کا نکلنا
دن ہونے کی علت ہے

۲ تالی مقدم کی علت ہو جیسے (اگر شام ہوئی ہے تو سورج ڈوبا ہے) سورج کا ڈوبنا
شام ہونے کی علت ہے

۳ مقدم اور تالی دونون ایک علت کے معلول ہون جیسے (اگر دن ہے تو عالم روشن ہے)
دن کا ہونا اور عالم کا روشن ہونا دونونکی علت سورج کا افق کے اوپر ہونا ہے

۴ مقدم اور تالی مین تضایف ہو یعنے ہر ایک کا عقل مین آنا دوسرے کے عقل
مین آنے پر موقوف ہو اور اسیطرح تحقق اور پایا جانا بھی ہر واحد کا دوسرے کے پائے جانے پر
منحصر ہو جیسے (اگر زید عمرو کا باپ ہے تو عمرو زید کا بیٹا ہے)
(زید کا عمر کا باپ ہونا) ذہن مین نہین آسکتا ہے اسلئے کہ (عمر کا زید کا بیٹا ہونا بھی ذہن مین آوے

اور ایسا ہی عمرو کا زید کا بیٹا ہونا بھی عقل میں نہیں آسکتا بدون اسکے کہ زید کا عمرو کا باپ ہونا
عقل میں آوے اور یہی حال ان دونوں کی تحقق کا ہے کہ کوئی انمین بدون دوسرے کی تحقق نہیں ہو سکتا
اور مقدم اور تالی میں لزوم کا علاقہ نہو مقدم کے پائے جانے کی تقدیر پر تالی کا پایا جانا فقط اتفاقی
تو اوسے اتفاقیہ کہتے ہیں جیسے اگر انسان ناطق ہے تو گدہا ناہق ہے ظاہر ہے انسان
کے نطق اور گدہے کے رینکنے میں کچھ علاقہ نہیں۔

مقدم اور تالی میں ذاتی تنافی ہو یعنے ہر ایک ذات دوسرے کی نفی چاہے تو اوسے عنادیہ
کہتے ہیں عنادیہ کی تین قسم ہیں

۱ دونوں نسبتوں میں صدقاً بھی تنافی ہو اور کذباً بھی یعنے نہ دونوں ساتھ صادق بھی آسکیں
اور نہ ساتھ کاذب ہی ہو سکیں تو اوسے منفصلہ حقیقیہ کہتے ہیں جیسے یہ عدد جفت ہے یا طاق
یعنے اگر جفت ہے تو طاق نہیں اور جو طاق ہی تو جفت نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ جفت بھی ہو
اور طاق بھی ہو اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ نہ جفت ہی ہو اور نہ طاق ہی ہو

۲ دونوں نسبتوں میں صرف صدق میں تنافی ہو کذب میں نہو تو اوسے مانعۃ الجمع کہتے ہیں جیسے
یہ جانور یا گھوڑا ہے یا ہاتھی ہے یعنے اگر گھوڑا ہے تو ہاتھی نہیں اور جو ہاتھی ہے تو گھوڑا نہیں یہ
نہیں ہو سکتا ہے کہ نہ گھوڑا ہی ہو اور نہ ہاتھی ہی ہو بلکہ اونٹ ہو

۳ دونوں نسبتوں میں صرف کذب میں تنافی ہو صدق میں نہو اوسے مانعۃ الخلو کہتے ہیں جیسے
یہ شخص یا پانی میں ہے یا ڈوبتا نہیں یعنے اگر پانی میں نہیں ہے تو یہ کبھی نہیں کہ
ڈوبتا ہے پانی میں بھی نہ ہو اور ڈوبتا بھی ہو یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے ہاں یا البتہ ہو سکتا ہے کہ

پانی میں بھی ہو اور ڈوبتا بھی نہ ہو بلکہ تیرتا ہو

جیسے حملیہ کی چار قسمیں ہیں کلیہ جزئیہ مہملہ شخصیہ شرطیہ کی بھی یہی چار قسمیں ہیں

۱ تالی کی نسبت مقدم کی نسبت کی کل تقدیر پر پائی جائے تو وہ شرطیہ کلیہ کہلاتا ہے

۲ تالی کی نسبت مقدم کی نسبت کی بعض تقدیر غیر معین پر پائی جای تو وہ شرطیہ جزئیہ کہلاتا ہے

۳ تالی کی نسبت مقدم کی نسبت کی معین اور خاص تقدیر پر پائی جاے تو وہ شرطیہ شخصیہ ہے

۴ اور تقدیر کی کلیت اور بعضیت کا ذکر چھوڑ دیا جاے تو وہ مہملہ ہے شرطیہ کے دو جز یعنے

مقدم اور تالی اصل میں دو قضیہ ہیں لیکن اتصال و انفصال کے ادوات کے آنے سے پوری بات

ہونے کی صفت ان میں سے جاتی رہی ہے اگر سورج نکلا ہے تو دن موجود ہے) اس شرطیہ میں

سورج نکلا ہے مقدم ہے اور دن موجود ہے تالی ہے ظاہر ہے کہ یہ دو قضیہ ہیں

لیکن یہ البتہ ہے کہ اگر اور تو ان دو حرفوں کے آنے سے پوری بات نہ رہے اب دونوں

ملکر پوری بات ہوئی

تناقض

دو قضیوں کے ایسے اختلاف کو کہتے ہیں کہ اوسے اختلاف سے ہر ایک قضیہ کے صادق

ہونے سے دوسرے قضیہ کا کاذب ہونا ضرور ہو اور اسیطرح ہر ایک کے کاذب ہونے سے

دوسرے کا صادق ہونا بھی ضرور ہو جیسے (ضرور سارے انسان ناطق ہیں) اور ممکن ہے

بعضے انسان ناطق نہوں ان دو قضیوں میں تناقض ہے نہ یہ دونوں ساتھ صادق

آسکتے ہیں اور نہ ساتھ ہی کاذب آسکتے ہیں

جان لو کہ دو قضیوں میں تناقض تبھی ہوگا جب تین باتوں میں تو اختلاف اور دونوں قضیوں

آٹھ باتون مین اتحاد

اختلاف انمین ہونا چاہئے

۱ افراد موضوع کی کمیت مین یعنی ایک قضیہ کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہو

۲ نسبت کی کیفیت مین یعنے ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ ہو

۳ جہت مین یعنے ایک مثلاً ضروریہ مطلقہ ہو تو دوسرا ممکنہ عامہ ہو

اتحاد انمین ہونا چاہئے

۱ موضوع یعنے تناقض مین چاہیے کہ دونون قضیون کا موضوع ایک ہو

۲ محمول یعنے چاہیے کہ دونون کا محمول ایک ہو

۳ شرط یعنے چاہیے کہ حکم کی شرط دونون مین ایک ہو

۴ جزو کل یعنے چاہیے کہ موضوع پر جو حکم کیا گیا ہے اگر اسکے کل پر ہو تو دونون مین ہو اور جو جز پر ہو تو دونون مین جز پر ہو یہ نہین کہ ایک مین تو کل پر ہو اور دوسرے مین جز پر

۵ زمان یعنے چاہیے کہ دونو قضیون کے حکم کا زمانہ ایک ہو دو نہو

۶ مکان یعنے چاہیے کہ دونون قضیون کے حکم کا مکان ایک ہو دو نہو

۷ اضافت یعنے چاہیے کہ ایک قضیہ کے محمول کی جسکی طرف اضافت ہے دوسرے قضیہ مین محمول کی اضافت اسیکی طرف ہو دوسرے کیطرف اضافت نہو

۸ قوت وفعل یعنے چاہیے کہ اگر ایک قضیہ مین حکم بالقوہ ہو تو دوسرے مین بھی بالقوہ ہو اور جو ایک مین بالفعل ہو تو دوسرے مین بھی بالفعل ہو ایسا نہو کہ ایک قضیہ مین محمول کی قوہ کا حکم کرین اور دوسرے مین فعلیت کا

عین	نقیض
۱ ضروریہ مطلقہ	ممکنہ عامہ

مثال

عین	نقیض
سب انسان جبتک انسان ہین ضرور حیوان ہین	ممکن ہے بعض انسان حیوان نہون
۲ مشروطہ عامہ	حینیہ ممکنہ
سب لکھنے والے جبتک لکھنے والے ہین ضرور متحرک الاصابع ہین	ممکن ہے بعض لکھنے والے لکھتے وقت متحرک الاصابع نہون
۳ دائمہ مطلقہ	مطلقہ عامہ
سب سیارے جبتک سیارے ہین ہمیشہ متحرک ہین	بعض سیارے کسیوقت متحرک نہین
۴ عرفیہ عامہ	حینیہ مطلقہ
سب بات کرنیوالے جبتک بات کرنیوالے ہین ہمیشہ اپنی زبان ہلاتے ہین	بعض بات کرنیوالے بات کرتے وقت کبھی اپنی زبان نہین ہلاتے

یہ سب نقیض موجہات بسیطہ کے ہین
اور موجہات مرکبہ کے نقیض یون بنتے ہین کہ دونو جزء کے الگ الگ نقیض لیکر ان سے ایک
قضیہ مانعۃ الخلو بنالین مثلاً

عین	نقیض
مشروطہ خاصہ	منفصلہ مانعۃ الخلو

سب لکھنے والے جب تک لکھنے والے ہیں ضرور ہلتی انگلیوں والے ہیں ہمیشہ نہیں   یا ممکن ہے بعض لکھنے والے کسی وقت ہلتی انگلیوں والے نہ ہوں
یعنی کوئی لکھنے والا کسی وقت ہلتی انگلیوں والا نہیں ہوتے   یا بعض لکھنے والے ہمیشہ ہلتی انگلیوں والے ہوں

جب موجہات مرکبہ کی تحقیق اور اور موجہات بسیطہ کے نقیض بخوبی جان لوگے تو موجہات مرکبہ کی نقیض کا بنا لینا بہت آسان ہوگا دونو جز کے نقیض لیکر حرف تردید دونوں پر داخل کردیا اس سے ایک قضیہ مانعۃ الخلو بن جائیگا یہی اوس موجہ مرکبہ کا نقیض ہوگا۔ جیسا اوپر کی مثال میں معلوم ہو چکا لیکن یہہ قاعدہ موجہات کلیہ کے نقیض بنا لینے کا ہے اور موجہات جزئیہ کے نقیض نکالنے کا

طریق دوسرا ہے وہ یہہ ہے
کہ موضوع کی ہر ایک فرد کو موضوع بنادیں اور دونوں جز کے نقیض سے جو قضیہ مانعۃ الخلو بنے اوسے محمول بنادیں پس یہ قضیہ حملیہ مرددۃ المحمول ہوگا

نقیض

حملیہ مرددۃ المحمول

عین

مشروطہ خاصہ
بعض کاتب جب تک لکھتے ہیں ضرور متحرک الاصابع ہیں ہمیشہ نہیں   ہر ایک کاتب یا ممکن ہے متحرک الاصابع نہو
یعنی بعض کاتب کسی وقت متحرک الاصابع نہیں ہوتے   یا ہمیشہ متحرک الاصابع ہوں

اسیطرح اور موجہات مرکبہ کے نقیض نکال لینا چاہیے

عکس مستوی

قضیہ کے دونوں طرفوں کو ایک کو دوسرے کی جگہہ پر رکھیں یعنی موضوع اور مقدم کو محمول و تالی

کی جگہہ پر رکھین اور محمول و تالی کو موضوع و مقدم کی جگہہ پر اور صدق اور ایجاب و سلب جیون کا تیون
باقی رہے تو اسی کو عکس مستوی کہتے ہین پس قضیہ جو موجبہ ہوگا کلیہ ہو یا جزئیہ عکس اسکا جزئیہ ہی آویگا
کلیہ نہ آویگا کیونکہ ممکن ہے کہ محمول و تالی موضوع اور مقدم سے عام ہون اس صورت مین محمول
و تالی تو البتہ موضوع کے سب افراد پر صادق اور مقدم کے ساری تقدیر لازم آویگا لیکن محمول و
تالی کو جب موضوع و مقدم کر دینگے اور موضوع و مقدم کو محمول و تالی تو خاص کیونکر عام کی سب فردون
اور تقدیرون پر صادق اور لازم آویگا
اس سے معلوم ہوا کہ ہر مادہ مین موجبہ کا عکس جزئیہ سے آویگا اور اسی کو عکس کہتے ہین
اور کلیہ اتفاقاً کہین صادق آویگا تو اسے عکس نہین کہتے عکس تو وہ ہے جو ہر مادہ مین پایا جاے

مثلین	عکس مستوی
حملیہ موجبہ کلیہ سب انسان حیوان ہین	بعض حیوان انسان ہین
ایضاً جزئیہ بعض پرندے تیتر ہین	بعض تیتر پرندے ہین
متصلہ موجبہ کلیہ ہر تقدیر جب انسان ہوگا حیوان بھی ہوگا	کبھی ایسا ہی جب یہ حیوان ہو تو انسان بھی ہو
ایضاً جزئیہ کبھی ایسا ہے جب یہ سپید ہو تو گھوڑا بھی ہو	کبھی ایسا ہی جب یہ گھوڑا ہو تو سپید بھی ہو

اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی آتا ہے اور نہین تو سالب الشی عن نفسہ لازم اویگا
مثلاً کوئی آدمی پتھر نہین سالبہ کلیہ ہے اگر عکس اسکا کوئی پتھر آدمی نہین صادق نہو تو اسکا
نقیض یعنے بعض پتھر آدمی ہین صادق ہوگا اب اس قضیہ کو اصل قضیہ کے ساتھہ ملا کر یون کہین
بعض پتھر آدمی ہین اور کوئی آدمی پتھر نہین تو یہ نتیجہ نکلیگا بعض پتھر پتھر نہین اور یہی سلب الشی

عن نفسہ کہ تیسرے سے پہر جرو نے کو سالب کیا اور یہ باطل ہے پس ثابت ہوا کہ سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی آویگا
اور سالبہ جزئیہ کا عکس کچھ نہیں آتا کیونکہ جایز ہے کہ موضوع اور مقدم محمول اور تالی سے عام ہو تو اس
صورت میں اصل قضیہ میں خاص کی نفی تو عام سے صحیح ہوگی لیکن عکس کی حالت میں عام کی نفی خاص سے
کیونکر ہوسکیگی اسلئے سالبہ جزئیہ کا عکس کچھ نہیں آتا

موجہات موجبہ کا عکس مستوی

عین	عکس مستوی
۱ ضروریہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
۲ دائمہ مطلقہ	"
۳ مشروطہ عامہ	"
۴ عرفیہ عامہ	"

مثالیں

۱ ضرور سب انسان حیوان ہیں	کبھی بعض حیوان جبکہ حیوان ہیں انسان ہیں
۲ ہمیشہ سب انسان جسم ہیں	کبھی بعض جسم جبکہ جسم ہیں انسان ہیں
۳ ضرور سب لکھنے والے جبتک لکھنے والے ہیں ہلتی انگلیوں والے ہیں	کبھی بعض ہلتی انگلیوں والے جسوقت ہلتی انگلیوں والے ہیں لکھنے والے ہیں
۴ ہمیشہ سب تیرنے والے جبتک تیرنے والے ہیں ہاتھ پاؤں مارنے والے ہیں	کبھی بعض ہاتھ پاؤں مارنے والے جسوقت ہاتھ پاؤں مارنے والے ہیں تیرنے والے بھی ہیں

مشروطہ خاصہ و عرفیہ خاصہ کا عکس مستوی حینیہ لا دائمہ آتا ہے مثلاً ضرورۃ یا ہمیشہ سب لکھنے والے جبکہ لکھنے والے ہیں ہلتی انگلیوں والے ہیں ہمیشہ نہیں عکس کبھی بعض ہلتی انگلیوں والے جسوقت کہ ہلتی انگلیوں والے ہیں لکھنے والے

عکس نقیض

موضوع کی نقیض کو محمول بناویں اور محمول کی نقیض کو موضوع اور ایجاب کا ایجاب اور سلب
کا سلب رہنے دیں اور ساتھ اسکے صدق باقی رہے تو متقدمین کے نزدیک عکس نقیض
کہلاتا ہے جیسے سب شجر نامی ہیں اسکا عکس نقیض ہوا
سب لا نامی لا شجر ہیں اسیطرح مقدم کے نقیض کو تالی کی جگہہ لاویں اور تالی کی نقیض کو
مقدم کی جگہہ اور موجبہ کا موجبہ اور سالبہ کا سالبہ باقی رہنے دیں اور صدق بھی ویسا ہی رہے تو
اسے بھی عکس نقیض کہتے ہیں مثلاً جب سورج نکلیگا تو دن ہوگا اسکا عکس نقیض ہوا
جب دن نہ ہوگا تو سورج نہ نکلا ہوگا

عکس نقیض میں موجبوں کا وہی حال ہے جو عکس مستوی میں سالبوں کا حال ہے اور
سالبوں کا یہاں وہی حکم ہے جو موجبوں کا وہاں ہے

تفصیل اسکی یہ ہے کہ جیسا عکس مستوی میں سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے اور سالبہ جزئیہ کا
عکس کچھ نہیں اسیطرح عکس نقیض میں موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ کلیہ آتا ہے اور موجبہ جزئیہ کا
عکس کچھ نہیں آتا اور جیسا عکس مستوی میں موجبہ کلیہ ہو یا جزئیہ عکس اسکا موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے
ویسا ہی عکس نقیض میں سالبہ کلیہ ہو یا جزئیہ عکس اسکا سالبہ جزئیہ ہی آتا ہے

اور جسطرح عکس مستوی میں دو دائموں اور دو عاموں کا عکس حینیہ مطلقہ آتا ہے عکس نقیض
میں بھی یہی عکس آویگا اور جیسے دو خاصوں کا حینیہ مطلقہ لا دائمہ اور دو وقتیوں اور دو وجودیوں
اور مطلقہ عامہ کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے عکس نقیض میں بھی یہی عکس آویگا اور جیسے ممکنوں
کا عکس عکس مستوی میں کچھ نہیں آتا عکس نقیض میں بھی کچھ نہ آئیگا

قیاس کی بحث

قیاس ایک قول ہے جو کئی قضیوں سے ملکر بنتا ہے اور اسکے مان لینے سے دوسرے ایک قول کا ماننا ضرور ہوتا ہے اسیکو نتیجہ کہتے ہین

نتیجہ اگر قیاس مین اپنی ہیئت کے ساتھہ موجود ہو تو اُسے استثنائی کہتے ہین

اور اگر اپنی ہیئت کے ساتھہ موجود نہو تو اُسے اقترانی کہتے ہین

اقترانی کی دو قسم ہین حملی و شرطی

حملی وہ ہے جو صرف حملیات سے مرکب ہوا ہو جیسے سب مثلث شکل ہین اور سب شکلین محدود ہین تو سب مثلث محدود ہین

شرطی وہ ہے جو صرف شرطیات سے بنا ہو جیسے جب آفتاب نکلتا ہے تو دن ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے تو دنیا مین اُجالا ہوتا ہے پس جب آفتاب نکلتا ہے تو دنیا مین اُجالا ہوتا ہے

یا شرطیہ اور حملیہ سے ترکیب پایا ہو جیسے جب یہ شے انسان ہوگی تو حیوان ہوگی اور سب حیوان جسم ہین پس جب یہہ شی انسان ہوگی تو جسم ہوگی

قیاس حملی مین مطلوب و دعوی کے موضوع کو اصغر کہتے ہین اور محمول کو اکبر اور ایک ہی چیز جو اصغر اور اکبر دونون کے ساتھہ ملتی ہے اور اس سے دو قضیے بنجاتے ہین اوسے حد اوسط کہتے ہین اصغر جس قضیے مین ہو اوسے صغرا کہتے ہین اور اکبر جسمین ہو اوسے کبری پس حد اوسط یا صغری مین محمول ہوگی اور کبری مین موضوع یہ شکل اول ہوگی

جیسے سب آ ب ہی اور سب ب ج ہی

یا حد اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہوگی یہ شکل ثانی ہوئی جیسے سب آ ب
ہی اور سب ا ج ب ہی یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہوگی یہ شکل ثالث ہوئی
جیسے سب ب آ ہی اور سب ب ج ہی یا صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں
محمول ہوگی یہ شکل رابع ہوئی جیسے سب ب ا ہی اور سب ج ب ہی

پہلی شکل کی شرطیں

تین ہیں صغریٰ موجبہ ہو اور فعلیہ ہو اور کلیہ ہو
احتمال تھا کہ صغریٰ چار ہوں موجبہ کلیہ اور جزئیہ اور سالبہ کلیہ اور جزئیہ
اور کبریٰ بھی اسیطرح چار ہوں اور صغریٰ کے عدد کبریٰ میں ضرب دیں تو سب سولہ
ضربیں منتج ہوں لیکن صغریٰ کے موجبہ ہونے کی شرط سے آٹھ ضربیں خارج ہوگئیں اور
کبریٰ کے کلیہ ہونے کی شرط سے باقی آٹھ میں چار اور خارج ہوگئیں پس نتیجہ دینے والی

ضربیں صرف چار ہیں

۱ صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ موجبہ کلیہ

نتیجہ موجبہ کلیہ

مثال

سب حیوان جسم ہیں اور سب جسم جوہر ہیں

سب حیوان جوہر ہیں

۲ صغریٰ موجبہ جزئیہ کبریٰ موجبہ کلیہ

نتیجہ موجبہ جزئیہ

بعض گھوڑے ٹانگن ہین اور سب ٹانگن قدم باز ہین

نتیجہ

بعض گھوڑے قدم باز ہین

۳ صغری موجبہ کلیہ کبری سالبہ کلیہ

نتیجہ سالبہ کلیہ

سب پیڑ بڑہنے والے ہین کوئی بڑہنے والا پتھر نہین

نتیجہ

کوئی پیڑ پتھر نہین

۴ صغری موجبہ جزئیہ کبرے سالبہ کلیہ

نتیجہ سالبہ جزئیہ

بعض پرندے کبوتر ہین کوئی کبوتر قمری نہین

نتیجہ

بعض پرندے قمری نہین

دوسری شکل کی شرطیں چار ہیں

۱ صغری اور کبری کیفیت مین مختلف ہون ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ ہو

۲ کبری کلیہ ہو

۳ دو بات مین ایک بات ضرور ہو یا صغری دائمہ ہو خواہ ضروریہ یا کبری اون چہ موجہون سے ہو جنکے سالبون کا عکس آتا ہے یعنی دائمہ مطلقہ ضروریہ مطلقہ عرفیہ عامہ مشروطہ عامہ مشروطہ خاصہ عرفیہ خاصہ یہ نہو کہ یہ دونون باتین نہون ۔

۴ صغری اگر ممکنہ ہو تو کبری چاہیے کہ ضروریہ یا مشروطہ ہو
اور کبری اگر ممکنہ ہو تو صغری کو لازم ہے کہ ضروریہ ہو

پہلی شکل مین جیسے سولہ ضربون کے منتج ہونے کا احتمال تہا اور قیدون کے لگانے سے صرف چار ضربین منتج ہین اور باقی عقیمہ نکلین اسیطرح دوسری شکل مین بھی شرطون کے قید سے چار ہی ضربین منتج ہین باقی عقیمہ ہوئین

۱ صغری موجبہ کلیہ — کبری سالبہ کلیہ

نتیجہ سالبہ کلیہ

سب لال پتھر ہین — کوئی لعل پتھر نہین

نتیجہ

کوئی لال لعل نہین

۲ صغری سالبہ کلیہ — کبری موجبہ کلیہ

نتیجہ سالبہ کلیہ

مثال

کوئی قمری کبوتر نہین ٭ سب گرہ باز کبوتر ہین

نتیجہ

کوئی قمری گرہ باز نہین

ضرب ۳ ٭ مثال

ص	موجبہ جزئیہ	بعض درخت پھلنے والے ہین
ک	سالبہ کلیہ	کوئی سرو پھلنے والا نہین
ن	سالبہ جزئیہ	بعض درخت سرو نہین

ضرب ۴ مثال

ص	سالبہ جزئیہ	بعض پرندے حق سرہ نہین بولتے
ک	موجبہ کلیہ	سب قمریان حق سرہ بولتی ہین
ن	سالبہ جزئیہ	بعض پرندے قمری نہین

جیسا کہ پہلی شکل کا نتیجہ دینا بدیہی ہے دوسری تیسری اور چوتھی شکل کا نتیجہ دینا بدیہی نہین ہے ان شکلون کے نتیجہ دینے کے ثبوت کے لیے چند طریقے مقرر ہین چنانچہ دوسری شکل کے لیے تین طریقے ہین

اخلاف

صورت اسکی یون ہے کہ کہین نتیجہ اگر ثابت نہین ہے تو البتہ نقیض نتیجہ ثابت ہوگا کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے اور یہ نقیض البتہ موجبہ ہوگا پس اسے ہم صغری بنائینگے اور اصل کبری کے

کو کبریٰ اس ترکیب سے شکل اول بنجائیگی اور اس سے ایک نتیجہ نکلیگا جو اصل صغریٰ کے منافی ہوگا اور ظاہر ہے کہ اجتماع متنافیین محال ہے تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ نقیض نتیجہ کا ثبوت محال ہے پس نتیجہ کا ثبوت ضرور ہے وہو المطلوب الخ یہ طریق چارون ضربون مین جاری ہوتا ہے

	ضرب ۱	ثبوت بخلف	
ص	سب آ ب ہین	بعض آ ج ہے	
ک	کوئی ج ب نہین	کوئی ج ب نہین	
ن	کوئی آ ج نہین	بعض آ ب نہین	ہذا خلف

	ضرب ۲	ثبوت بخلف	
ص	کوئی آ ب نہین	بعض آ ج ہے	
ک	سب ج ب ہین	سب ج ب ہین	
ن	کوئی آ ج نہین	بعض آ ب ہے	ہذا خلف

	ضرب ۳	ثبوت بخلف	
ص	بعض آ ب ہے	سب آ ج ہین	
ک	کوئی ج ب نہین	کوئی ج ب نہین	
ن	بعض آ ج نہین	کوئی آ ب نہین	ہذا خلف

	ضرب ۴	ثبوت بخلف
ص	بعض آ ب نہین	سب آ ج ہین

ک سب ج ب ہین سب ج ب ہین

ن بعض ا ج ہین بعض ب ا ہین ہذا خلاف

عکس کبری

صورت اسکی اسطرح ہے کہ کبری اسکے عکس کو کبری بنائین او اصل صغری کو صغری تاکہ شکل اول بنجائے اور اس سے وہی نتیجہ نکل آئے جو مطلوب ہے اور یہ طریق صرف پہلی اور تیسری ضرب مین جاری ہوسکتا ہے کیونکہ کبری انکا سالبہ کلیہ ہے اور عکس سالبہ کلیہ کا سالبہ کلیہ آتا ہے پس شکل اول کے کبری ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے بخلاف دوسری اور چوتھی ضرب کے کہ یہ طریق انمین جاری نہین ہوسکتا وجہ یہ ہے کہ کبری انکا موجبہ ہے اور موجبہ کا عکس موجبہ جزئیہ یا کلیہ نہین آتا اور جزئیہ شکل اول کے کبری ہونے کی صلاحیت نہین رکھتا

ضرب ۱ ثبوت بہ عکس کبری

ص سب ا ب ہین سب ا ب ہین

ک کوئی ج ب نہین کوئی ب ج نہین

ن کوئی ا ج نہین کوئی ا ج نہین وہو المطلوب

ضرب ۳ ثبوت بہ عکس کبری

ص بعض ا ب ہے بعض ا ب ہے

ک کوئی ج ب نہین کوئی ب ج نہین

ن بعض ا ج نہین بعض ا ج نہین وہو المطلوب

۳ عکس صغری پھر عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ

صورت اسکی یون ہے کہ پہلے صغری کا عکس لین پھر ترتیب کو الٹا دین یعنی اس عکس کو

کبری بنا دیں اور اصل کبری کو صغری تاکہ شکل اول بنجائے اور اس سے ایک نتیجہ نکل آئے
پھر اس نتیجہ کا عکس لیں کہ وہی نتیجہ مطلوبہ ہوگا اور یہ طریق صرف دوسری ضرب میں جاری ہو سکتا ہے
کیونکہ صغری اسکا سالبہ کلیہ اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے اور وہ شکل اول کا کبری ہو سکتا ہے
اور پہلی اور تیسری ضرب میں نہیں جاری ہو سکتا کیونکہ صغری انکا موجبہ ہے اور موجبہ کا عکس جزئیہ
آتا ہے اور وہ شکل اول کا کبری نہیں ہو سکتا اور چوتھی ضرب میں بھی جاری نہیں ہو سکتا اسلیے
کہ صغری اسکا سالبہ جزئیہ ہے جسکا عکس ہی نہیں آتا اور لو فرضنا عکس آئے بھی تو جزئیہ ہوگا
اور جزئیہ شکل اول کا کبری نہیں ہو سکتا

	ضرب ۲	ثبوت بہ عکس صغری و ترتیب و نتیجہ
ص	کوئی ا ب نہیں	سب ج ب ہیں
ک	سب ج ب ہیں	کوئی ب ا نہیں
ن	کوئی ا ج نہیں	کوئی ج ا نہیں عکس نتیجہ کوئی ا ج نہیں ہو المطلوب

تیسری شکل کی شرطیں تین ہیں

۱ صغری موجبہ ہو

۲ ایضاً فعلیہ ہو

۳ ایضاً یا کبری کلیہ ہو دونوں جزئیہ نہوں

اس شکل میں بھی احتمال تھا کہ ضروب منتجہ سولہ ہوں لیکن ان شرطوں کے لحاظ سے صغری
موجبہ کلیہ کو چاروں کبری کے ساتھ ملا سکتے ہیں اور صغری موجبہ جزئیہ کو صرف دو کبری موجبہ
کلیہ اور سالبہ کلیہ کے ساتھ ضم کر سکتے ہیں تو فقط چھ ضربیں نتیجہ دینے والی ٹھرتی ہیں اور باقی عقیمہ

تین ضربین جنکے دونون مقدمے موجبہ ہین ان و تسے موجبہ نتیجہ نکلتا ہے اور باقی تین سے سالبہ

	ضرب ۱	مثال
ص	موجبہ کلیہ	سب بلبلین پرند ہین
ک	موجبہ کلیہ	سب بلبلین ہزار داستان ہین
ن	موجبہ جزئیہ	بعض پرند ہزار داستان ہین

	ضرب ۲	مثال
ص	موجبہ جزئیہ	بعض مرغ بچہ دینے والے ہین
ک	موجبہ کلیہ	سب مرغ اوڑنے والے ہین
ن	موجبہ جزئیہ	بعض بچہ دینے والے اوڑنے والے ہین

	ضرب ۳	مثال
ص	موجبہ کلیہ	سب قمریان حق سرہ بولتی ہین
ک	موجبہ جزئیہ	بعض قمری سپید ہوتی ہین
ن	موجبہ جزئیہ	بعض حق سرہ بولنے والا سپید ہوتا ہے

	ضرب ۴	مثال
ص	موجبہ کلیہ	سب سیلک خوشرنگ ہوتے ہین
ک	سالبہ کلیہ	کوئی سیلک بد آواز نہین ہوتا
ن	سالبہ جزئیہ	بعض خوشرنگ بد آواز نہین ہوتے

ضرب ۵ مثال

ص موجبہ جزئیہ بعض مچھلیاں رنگین ہوتی ہین

ک سالبہ کلیہ کوئی مچھلی خشکی میں رہنے والی نہین

ن سالبہ جزئیہ بعض رنگین خشکی مین رہنے والی نہین

ضرب ۶ مثال

ص موجبہ کلیہ سب پیڑ اوگنے والے ہین

ک سالبہ جزئیہ بعض پیڑ پھلنے والے نہین

ن سالبہ جزئیہ بعض اوگنے والے پھلنے والے نہین

اس شکل کے نتیجے بھی تین طریق سے ثابت ہوتے ہین

اخلاف

وہ یون ہے کہ نقیض نتیجہ لیکر کبری بنا ہین اور اصل صغری کو صغری اس ترکیب سے شکل اول حاصل ہوگی اور اس سے ایک نتیجہ نکلیگا جو اصل کبری کے منافی ہوگا اور یہ طریق ثبوت کا چھٹون ضربون مین جاری ہوسکتا ہے

۲ عکس صغری

وہ اسطرح ہے کہ صغری کا عکس لیکر صغری بنالین اور اصل کبری کو اس ڈھب سے شکل اول بنجائیگی اور اس سے وہی نتیجہ نکلیگا جو مطلوب تھا اس ترکیب سے صرف پہلی دوسری چوتھی اور پانچوین ضرب سے نتیجے ثابت ہوسکتے ہین

۳ عکس کبری پھر عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ

اسکی یہ صورت ہے کہ کبری کا عکس لیکر صغری کی جگہ رکھین اور صغری کو کبری کی جگہ تاکہ شکل اول

حاصل ہوجاوے اور ایک نتیجہ نکل آوے پھر اس نتیجہ کا عکس لین کہ یہی نتیجہ مطلوب ہے
اور اس صورت سے صرف پہلی اور تیسری ضرب کی نتیجہ ثابت ہوسکتے ہین

چوتھی شکل کی شرط دو باتون مین ایک بات ہے

۱ یا صغری اور کبری دونون موجبہ ہون اور کبری کلیہ ہو
۲ یا صغری و کبری ایجاب و سلب مین مختلف ہون یعنی ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ ہو اور کوئی
ان دونون مین کلیہ ضرب ہین اس شکل کی بھی سولہ ہین لیکن شرط کی قید سے صرف آٹھ ضربین منتج اور باقی عقیم

ضرب ۱ — مثال

ص	موجبہ کلیہ	سب سونا دھات ہے
ک	موجبہ کلیہ	سب کندن سونا ہے
ن	موجبہ جزئیہ	بعض دھات کندن ہے

ضرب ۲ — مثال

ص	موجبہ کلیہ	سب چاندی کانی ہے
ک	موجبہ جزئیہ	بعض ڈھلنے قابل چاندی ہے
ن	موجبہ جزئیہ	بعض کانی ڈھلنے قابل ہے

ضرب ۳ — مثال

ص	سالبہ کلیہ	کوئی ادا تانبے سے ہلکا نہین
ک	موجبہ کلیہ	سب فولاد ادا ہے
ن	سالبہ کلیہ	کوئی تانبے سے ہلکا فولاد نہین

	ضرب ٤	مثال
ص	موجبہ کلیہ	سب پارا گرمی سے اوپر چڑھتا ہے
ک	سالبہ کلیہ	کوئی جست پارا نہیں
ن	سالبہ جزئیہ	بعض گرمی سے اوپر چڑھنے والا جست نہیں
	ضرب ٥	**مثال**
ص	موجبہ جزئیہ	بعض نمک میٹھا ہے
ک	سالبہ کلیہ	کوئی شورا نمک نہیں
ن	سالبہ جزئیہ	بعض میٹھا شورا نہیں
	ضرب ٦	**مثال**
ص	سالبہ جزئیہ	بعض آبدار مدور نہیں
ک	موجبہ کلیہ	سب موتی آبدار ہیں
ن	سالبہ جزئیہ	بعض مدور آبدار نہیں
	ضرب ٧	**مثال**
ص	موجبہ کلیہ	سب مقناطیس پتھر ہیں
ک	سالبہ جزئیہ	بعض جاذب مقناطیس نہیں
ن	سالبہ جزئیہ	بعض پتھر جاذب نہیں
	ضرب ٨	**مثال**
ص	سالبہ کلیہ	کوئی کہربا آہن ربا نہیں

ک | موجبہ جزئیہ | بعض کھانس کا کھیتیچہ والا کھر یا نہین
ن | سالبہ جزئیہ | بعض آمین ربا کھانس کا کھیچنے والا نہین

نتیجے اس شکل کی پانچ طریق سے ثابت ہوتے ہین

ا خلاف

وہ اسطرح سے ہے کہ نقیض نتیجہ لیکر کسی ایک مقدمے کے ساتھہ ملائین کہ شکل اول یا شکل ثالث حاصل ہوجاوے اور اس سے ایک نتیجہ نکل آوے جو دوسرے مقدمے کے منافی ہو یہ طریق صرف دوسرے تیسرے چوتھی پانچوین ضرب مین جاری ہو سکتا ہے باقی تین ضربون مین نہین

۲ عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ

وہ یون ہے کہ صغری کو کبری اور کبری کو صغری بنائین تاکہ شکل اول بنجاوے اور ایک نتیجہ نکلے جس کا عکس بعینہٖ نتیجہ مطلوبہ ہوا اور اسطور سے پہلی دوسری اور تیسری ضرب کے نتیجے ثابت ہوسکتے ہین اور آٹھوین ضرب کا نتیجہ بھی بشرطیکہ بعکس ترتیب سے نتیجہ جو نکلے وہ قابل انعکاس ہے مثلاً مشروط خاصہ یا عرفیہ خاصہ ہو باقی ضربون کے نتیجے نہین ثابت ہوسکتے

۳ عکس صغری و کبری

وہ اسطرح سے ہے کہ صغری کے عکس کو صغری بنائین اور کبری کے عکس کو کبری کر اس سے شکل اول ہوجائے اور اس سے ایک نتیجہ نکلے جو بعینہٖ نتیجہ مطلوبہ ہوا اور اسطرح سے صرف چوتھی اور پانچوین ضرب کے نتیجے ثابت ہوسکتے ہین

۴ عکس صغری

وہ یون ہے کہ صغری کے عکس کو صغری قرار دین اور اصل کبری کو کبری اس ترکیب سے شکل ثانی

بنجائیگی اور اس سے وہی نتیجہ نکل آئیگا جو مطلوب تھا اور اس طور سے تیسری اور چوتھی اور پانچوین
ضرب کے نتیجے ثابت ہو سکتے ہین اور چھٹی ضرب کا نتیجہ بھی اگر سالبہ جزئیہ عکس کے قابل ہو

۵ عکس کبریٰ

وہ اسطور سے ہے کہ کبری کے عکس کو کبری بناوین اور اصل صغری کو صغری اس سے شکل ثالث
بنجائیگی اور اس سے وہی نتیجہ نکل آئیگا جو مطلوب تھا اس ڈھب سے پہلی دوسری چھٹی اور پانچوین
ضرب کے نتیجے ثابت ہو سکتے ہین اور ساتوین ضرب کا نتیجہ بھی اگر سالبہ جزئیہ عکس کے قابل ہو اور
باقی ضربون کے نتیجے اس ڈھب سے ثابت نہین ہوتے

اقترانی شرطی

اسکی ترکیب پانچ صورت سے ہوتی ہے

۱ دو متصلون سے

جیسے جب سورج نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا مین اجالا ہوگا

نتیجہ

جب سورج نکلیگا تو دنیا مین اوجالا ہوگا

۲ دو منفصلون سے

جیسے ہر عدد جفت ہونگے یا طاق ہونگے اور ہر جفت جفت جفت ہونگے یا جفت طاق

نتیجہ

ہر عدد جفت جفت ہونگے یا جفت طاق ہونگے یا طاق ہونگے

۳ حملیہ و متصلہ سے

جیسے یہ عرق گلاب ہے اور جب عرق گلاب ہے خوشبو ہے

نتیجہ

یہ عرق خوشبو ہے

۴ حملیہ و منفصلہ سے

جیسے یہ پھل آم ہے اور آم یا میٹھا ہوتا ہے یا کھٹا

نتیجہ

یہ پھل یا میٹھا یا کھٹا ہے

۵ متصلہ و منفصلہ سے

جیسے یہ شے اگر گلاب ہے تو پھول ہے اور سب پھول یا بو دار ہیں یا بے بو ہیں

نتیجہ

یہ شے یا بو دار ہے یا بے بو ہے

اقترانی شرطی میں بھی مثل اقترانی حملی کے چاروں شکلیں نتیجہ دیتی ہیں اور اسکی تفصیل میں طول ہے

قیاس استثنائی

اس قیاس میں ضرور ہے کہ پہلا جزء شرطیہ ہو لزومیہ یا عنادیہ اور دوسرا جزء حملیہ ہو جس میں پہلے جزء کے مقدم یا تالی کے عین یا نقیض کو استثنا کریں

پہلا جزء اگر لزومیہ ہوگا تو عین مقدم کی استثنا سے عین تالی نتیجہ نکلیگا

جیسے جب بہار آتی ہے تو گلاب پھولتا ہے لیکن بہار آگئی ہے

نتیجہ

تو گلاب پھولا ہے

اور نقیض تالی کی استثنا سے نقیض مقدم نتیجہ نکلیگا

جیسے جب بہار آتی ہے تو املیاں جھکتی ہیں لیکن املیاں نہیں جھکتیں

نتیجہ

تو بہار نہیں آئی

اور نقیض مقدم و عین تالی کی استثنا سے کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا

کیونکہ مقدم ملزوم ہے اور تالی لازم ہے اور ممکن ہے کہ ملزوم خاص ہو اور لازم عام ہو پس

خاص کی نفی سے عام کی نفی اور اسیطرح عام کے ثبوت سے خاص کا ثبوت ضرور نہیں

اور پھا اگر منفصلہ حقیقیہ ہوگا تو عین مقدم کے استثنا سے نقیض تالی نتیجہ نکلیگا

جیسے یہ عدد یا جفت ہوگا یا طاق ہوگا لیکن جفت ہے

نتیجہ

تو طاق نہیں

اور عین تالی کے استثنا سے نقیض مقدم نتیجہ نکلیگا

جیسے یہ روپیا کھوٹا ہے یا کھرا ہے لیکن کھرا ہے

نتیجہ

تو کھوٹا نہیں

اور نقیض مقدم کی استثنا سے عین تالی نتیجہ نکلیگا

جیسے یہ میوہ یا خشک ہے یا تر ہے لیکن خشک نہیں

نتیجہ

تو تر ہے

اور نقیض تالی کے استثنا سے عین مقدم نتیجہ نکلیگا

جیسے اس دوا کا مزاج گرم ہوگا یا سرد ہوگا لیکن سرد نہیں

نتیجہ

تو گرم ہے

اور پہلا جز اگر مانع الجمع ہوگا تو عین مقدم کے استثنا سے نقیض تالی نتیجہ نکلیگا

جیسے یہہ دھات یا سونا ہوگی یا چاندی لیکن سونا ہے

نتیجہ

تو چاندی نہیں

اور عین تالی کی استثنا سے نقیض مقدم نتیجہ نکلیگا

جیسے یہہ دھات یا لوہا ہوگی یا تانبا لیکن تانبا ہے

نتیجہ

تو لوہا نہیں

اور اگر پہلا جز مانع الخلو ہوگا تو نقیض مقدم کی استثنا سے عین تالی نتیجہ نکلیگا

جیسے کشتی پانی میں تر یا ترتی نہیں سے لیکن پانی میں نہیں ہے

نتیجہ

تو ترتی نہیں ہے

اور نقیض تالی کے استثنا سے عین مقدم نتیجہ نکلیگا

جیسے یہ جانور یا ہوا پر ہے یا اوڑتا نہین لیکن اوڑتا ہے

نتیجہ

تو ہوا پر ہے

اور کبھی قیاس استثنائی کو قیاس خلف بھی کہتے ہین اور مرجع اسکا دو قیاسونکی طرف ہوتا ہے

ایک اقترانی شرطی دوسرا استثنائی متصل

اور وہ یون ہے کہ کہین اگر مدعا ثابت نہوگا تو البتہ نقیض مدعا ثابت ہوگا

اور جب نقیض مدعا ثابت ہوگا تو محال ثابت ہوگا

نتیجہ

جب مدعا ثابت نہوگا تو محال ثابت ہوگا لیکن محال کا ثبوت محال ہے

نتیجہ

تو ثبوت مدعا ضرور ہے

استقرا

وہ حجت ہے جسمین جزئیات کے حال سے کلی کے حال پر استدلال کرتے ہین

جیسے ہمنے سب کان والے جانورونکو دیکھا تو انھین بچہ دینے والا پایا تو حکم کیا کہ کان والے

جانور بچے دینے والے ہین

اور جیسے ہمنے سب بے کان کے جانورونکو دیکھا تو انڈے دینے والا پایا تو حکم کیا سب بے کان

جانور انڈے دینے والے ہین

اگر سب جزئیات کو دیکھکر کلی پر حکم کریں تو اسے استقراء تام کہتے ہیں اور یہہ مفید یقین ہوتا ہے
اور اگر اکثر جزئیات کو دیکھکر کلی پر حکم کریں تو اسے استقراء ناقص کہتے ہیں اور یہہ مفید ظن ہوتا ہے

تمثیل

وہ حجت ہے جسمین ایک جزئی کے حال سے دوسری جزئی کے حال پر حکم کی علت مین
پہلی جزئی کے شریک ہو استدلال کرتے ہین

جیسے کوئی فقیہ کہے تاڑی حرام ہے شراب کے مانند
شراب کو حرام پایا اور دیکھا کہ علت حرمت کی نشہ ہے اور وہ نشہ تاڑی مین بھی ہے تو حکم کیا
کہ تاڑی بھی حرام ہے شراب کے مانند

تمثیل کے واسطے تین مقدمے ضرور ہین

۱ حکم اصل یعنے مشبہ بہ مین پایا جاتا ہے

۲ حکم کی علت فلانا وصف اصل کا ہے

۳ وہ وصف فرع یعنی مشبہ مین پایا جاتا ہے

جب ان مقدمون کا یقین حاصل ہوگا تو البتہ فرع یعنی مشبہ مین اصل یعنی مشبہ بہ کے حکم کے
پائے جانے کی طرف ذہن ضرور منتقل ہوگا اور یہی غرض ہے تمثیل سے

پہلے اور تیسرے مقدمہ کا پایا جانا تو ہر تمثیل مین ظاہر ہے لیکن اشکال صرف دوسرے مقدمے
مین ہے اور عمدہ طریق اوسکے بیان کے دو ہین

ادوران

وہ مرتب ہونا حکم کا ہے وجوداً و عدماً ایک خاص وصف پر

جیسے شراب کی حرمت کا مرتب ہونا وجوداً و عدماً نشہ کے وصف پر شراب میں جبتک نشہ ہے
حرام ہے اور جب نشہ نہین تو حرام بھی نہین

۲ تردید

وہ اسطرح پر ہے کہ پہلے اصل لیئے مشبہ بہ کے سب وصفونکو جمع کرین پھر کہین حکم کی علت
یہہ وصف ہے یا یہہ ہے یا یہہ وکذا
پھر ایک ایک وصف کی علیت کو باطل کرتے چلے آوین یہانتک کہ ایک صفت رہجاوے
پس معلوم ہوجاوے کہ یہی وصف حکم کی علت ہے
جیسے کہین کہ شراب کی حرمت کی علت یا انگور سے بنتا ہے یا سیال ہونا ہے یا خاص رنگت
یا خاص مزہ ہے یا خاص بو ہے یا نشہ ہے لیکن انگور سے بننا علت حرمت کی نہین ہے
کیونکہ وہ شراب بھی انگور سے بنتا ہے اور وہ حرام نہین ہے اور اسیطرح اور وصفونکا حال ہے
کہ وہ علت حکم کی نہین ہین سوا مسکر ہونے کے پس معلوم ہوا کہ مسکر ہونا ہی علت حکم کی ہے

تقسیم قیاس کی باعتبار مادہ

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسم ہین

۱ برہان

وہ ہے جسکی ترکیب یقینیات سے ہوتی ہے اور یقینیات کی اصول چھ ہین

۱ اولیات

وہ قضیے ہین جنکے اطراف یعنی محکوم علیہ اور محکوم بہ اور نسبت حکمیہ کا تصور یقین کے لیے
کافی ہو دوسرے کا محتاج نہو

جیسے کل اپنے جزسے بڑا ہوتا ہے - جو چیزین کسی خاص چیز کے برابر ہون آپسمین برابر ہین

۲ مشاہدات

وہ قضیے ہین جنمین صرف طرفین اور نسبت کا تصور یقین کے لیے کافی نہو بلکہ حس کا واسطہ بھی اسمین درکار ہو

حس ظاہر اگر واسطہ ہو تو انھین حسیات کہتے ہین

جیسے زمرد سبز ہوتا ہے اور لعل سرخ ہوتا ہے پپیہا خوش آواز ہوتا ہے اور کویل خوش آواز ہوتی ہے گلاب خوشبو ہوتا ہے اور چنبیلی خوشبو ہوتی ہے اور قند میٹھا ہوتا ہے او مصری میٹھی ہوتی ہے اور پتھر سخت ہوتا ہے اور موم نرم ہوتا ہے اور حس باطن اگر واسطہ ہو تو انھین وجدانیات کہتے ہین

جیسے مجھی بھوک لگی ہے اور مجھے پیاس لگی ہے اور میرا دل خوش ہے اور میرا دل رنجیدہ ہے

۳ تجربیات

وہ قضیے ہین جنکا یقین تجربون اور آزمایشون کے بعد حاصل ہوتا ہے

جیسے املی پت کو کاٹتی ہے اور کھٹا انار پت کو کاٹتا ہے اور ملٹھی کھانسی کو دور کرتی ہے اور افیون نزلے کو مفید ہے

۴ حدسیات

وہ قضیے ہین کہ مبادی کے حاصل ہونے کے بعد دفعتہً حکم کیطرف ذہن منتقل ہوا اور یقین حاصل ہوا اور اسی انتقال فوری کو حدس کہتے ہین

مثلاً دیکھا ہے کہ چاند کی وضع سورج کی بہ نسبت جون جون بدلتی ہے روشنی کی شکلین بھی

اسکی بدلتی ہین جب سورج ڈوبتا ہے اور چاند افق کے کچھہ اوپر رہتا ہے تو چاند کی روشنی
ہلالی دکھائی دیتی ہے اور جون جون بلند ہوتا جاتا ہے روشنی بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ
جب سورج پچھم مین ڈوبتا ہے اور چاند پورب سے نکلتا ہے تو پورا روشن ہوجاتا ہے اور
وہی بدر کہلاتا کہے اور جون جون سورج کے ڈوبنے کے بعد دیر کرکے نکلتا ہے روشنی
اسکی گھٹتی جاتی ہے تو ان مبادی کے معلوم ہونے کے بعد ہی دفعتہ ذہن منتقل ہوا کہ چاند
کی روشنی سورج سے مستفاد ہے آپسے نہین ہے

۵ متواترات

وہ قضیے ہین کہ جنکا یقین ایک جماعت کے خبر دینے سے حاصل ہو اور اس جماعت کا ایکساتھہ
جھوٹھہ بولنا عقل کے نزدیک محال و ممتنع معلوم ہو

جیسے گنگا اور جمنا سنا ہین دو بڑے دریا ہین اور مکہ و مدینہ عرب مین دو بڑے شہر ہین
بہت سے آدمیون سے متواتر ہمنے سنا اور یہ یقین جانا کہ یہہ سب لوگ جھوٹھہ نہین کہتے
تو ان باتونکا ہمکو یقین حاصل ہوا

۶ فطریات

وہ قضیے ہین جنکا یقین ایک واسطہ سے حاصل ہو اور وہ واسطہ ایسا ہو کہ طرفین کے
حاضر ہونے کے وقت ذہن سے کبھی غائب نہو

جیسے چار جفت ہے یا پانچ طاق ہے چار کے جفت ہونے کا یقین دو برابر حصون پر
بانٹے جانے سے حاصل ہوا اور ایسا ہی پانچ کی طاق ہونیکا یقین دو برابر حصون پر
بانٹے نہ جانے کے باعث حاصل ہوا جب چار اور جفت ذہن مین آتا ہے تو ساتھہ ہی دو برابر حصون پر

لبٹنا بھی ذہن میں آتا ہے اور پانچ اور چار جب ذہن میں حاصل ہوتا ہے تو ساتھ ہی دو لپر چھوٹا
بلا کسر نہ بٹنا بھی ذہن میں آتا ہے

برہان کی دو قسمیں ہیں

اول لمی

حد اوسط جیسا کہ نسبت مطلوبہ کے ذہن میں حاصل ہونے کی علت ہوتی ہے ویسا ہی واقع میں
بھی اس نسبت کے پائے جانے کی علت ہو تو ایسے حد اوسط سے جو برہان بنے اسے برہان لمی کہتے ہیں

جیسے یہ برہان

ص سب پتھر پانی سے بھاری ہوتے ہیں

ک سب پانی سے بھاری پانی میں ڈوب جاتے ہیں

ن سب پتھر پانی میں ڈوب جاتے ہیں

ظاہر ہے کہ جیسا پانی سے بھاری ہونا پتھر کے پانی میں ڈوب جانے کی یقینی ہونے
کی علت ذہن میں ہے ویسا ہی واقع میں بھی وہی پانی سے بھاری ہونا پتھر کے
پانی میں ڈوبنے کی علت ہے

اور جیسے یہ برہان

ص سب تیل پانی سے ہلکے ہیں

ک جو پانی سے ہلکا ہے پانی پر ترتا ہے

ن سب تیل پانی پر ترتا ہے

جیسا پانی سے ہلکا ہونا تیل کے پانی پر ترنے کی قطعی اور یقینی ہونے کی علت ذہن میں

ویسا ہی واقع مین بھی تیل کے پانی پر تیرنے کی وہی علت ہے

۲ انّی

حداوسط اگر صرف ذہن مین نسبت مطلوبہ کے حاصل ہونے کی علت ہو اور واقع مین اسکے حصول کی علت نہو تو اس برہان کو برہانِ انّی کہتے ہین

جیسے یہ برہان

ص یہ تلوار خوب کاٹتی ہے

ک جو تلوار خوب کاٹتی ہے برق دم ہوتی ہے

ن یہ تلوار برق دم ہے

خوب کاٹنا تلوار کے یقینی برق دم ہونے کی علت ذہن مین البتہ ہے اور واقع مین اسکے برعکس ہے کہ برق دم ہونا خوب کاٹنے کی علت ہے

اور جیسے یہ برہان

ص یہہ تیرانداز نشانہ نہین چوکتا

ک جو نشانہ نہین چوکتا بڑا مشاق ہوتا ہے

ن یہ تیرانداز بڑا مشاق ہے

ظاہر ہے کہ نشانہ نچوکنا مشاق ہونے کی علت نہین بلکہ مشاق ہونا نشانہ نچوکنے کی علت ہے

۲ جدل

وہ قیاس ہے جسکی تالیف مشہورات اور مسلمات سے ہو

مشہورات وہ قضیے ہین جنپر سب کی راے کا اتفاق ہو

جیسے عدل اچھا ہے اور ظلم بُرا ہے
یا ایک گروہ کی رائے کا اتفاق ہو
جیسے مکان کے صحن کا چندر سید ہونا مسعود ہے
اور سورج بید ہونا منحوس ہے ہنود کے نزدیک
اور مسلمات وہ قضیے ہین جنکو مناظرہ مین خصم اور حریف کی طرف سے مان لین یا
ایک علم مین انکو ثابت کیا ہوا اور دوسرے علم مین انہین تسلیم کرلین جیسے اصول حقیقہ
علم ہندسہ کتین کہ دوسرے علم مین انکو ثابت کیا ہے اور ہندسہ مین صرف تسلیم کرلیا

۳ خطابیہ

وہ قیاس ہے جو مقبولات اور مظنونات سے ترکیب پاوے
مقبولات وہ قضیے ہین کہ انکو ایسے لوگون کے فرمانے سے قبول کرلین کہ جنکی سچ ہونیکا
اعتقاد ہو جیسے حضرات انبیا و اولیا اور گروہ حکما کے اقوال
جاننا چاہیے کہ نبی صاحب معجزات ہین اور ولی صاحب کرامات
اور حکیم اعلی درجے کے دانشمند ہین جو کہینگے سچ کہینگے
خطیبون اور واعظون کے قول اکثر خطابی ہوتے ہین
مظنونات وہ قضیے ہین جو ظنی ہون اور غالبا پائے جاتے ہون اور نقیض کے
بھی پائے جانے کا احتمال ہو
جیسے فلانا رات کو گلیون مین چھپا چھپا گھومتا ہے اور جو رات کو گلیون مین اسطرح
گھومتا ہے چور ہوتا ہے پس فلانا چور ہے

ظاہر ہے کہ راتوں کو گلیوں میں گھومنا چوروں کا کام ہے گو احتمال ہے کہ کبھی کوئی پاسبان بھی چور کے پکڑنے کے لیے چھپ چھپ کر گلیوں میں راتوں کو گھومے

۴ شعر

وہ قیاس ہے جو مخیلات سے مرکب ہو

مخیلات وہ قضیے ہیں کہ اونکے ذہن میں آنے سے نفس کو بسط یا قبض رغبت یا نفرت پیدا ہوتی ہے جیسے گرمی کی شدت میں کسی پیاسے مسافر سے کہیں پانی اس کوے کا بیج اور قند ہے

ظاہر ہے کہ اس بات کے سنتے ہی اس مسافر پیاسے کے دل کو کیسی خوشی اور رغبت پیدا ہوگی یا جیسے کہ جاڑوں میں کوئی مرد ضعیف کپڑے اوتار کر نہانے کو تالاب میں جانا چاہتا ہے اس سے کہیں آفت پانی اس تالاب کا برف سے باتیں کر رہا ہے اور ہاتھ پاوں گلے جاتے ہیں

جو صدمہ اس بات کے سننے سے اس مرد ضعیف کے دل پر گذریگا اسکا جی ہی جانیگا

۵ سفسطہ

وہ قیاس ہے جو وہمیات اور مشبہات سے مرکب ہووے

وہمیات وہ قضیے ہیں کہ وہم محسوسات پر قیاس کر کے کوئی حکم غیر محسوس پر کرے اور وہ غلط ہو جیسے کسی نے دیکھا کہ آدمی جانور درخت پانی مٹی ہوا آگ یہ سب اشارہ حسی کے قابل ہیں اس سے حکم کیا کہ جو موجود ہے سب قابل اشارہ حسی ہے اور یہ کلیہ غلط ہے عقول نفوس ارواح واجب الوجود سب موجود ہیں اور کوئی اشارہ حسی

سے کے قابل نہین کون بنا سکتا ہے کہ عقل اول مثلاً یہان ہے یا وہان ادھر ہے یا ادھر

متشابہات وہ جہوٹے قضیے ہین جو سچے قضیون کے مشابہ ہون

جیسے کوئی ٹانگن کی تصویر دیکھی اور کہے یہ ٹانگن ہے اور جو ٹانگن ہے قدم باز ہے تو یہ قدم باز ہے

یا کوئی کہے جوہر ذہن مین موجود ہے اور جو ذہن مین موجود ہے ذہن سے قائم ہے اور جو ذہن سے قائم ہے عرض ہے پس جوہر عرض ہے

تمام شد

تقریظ نتیجہ طبع سید محمد اکبر مہتمم مطبع سلمہ اللہ تعالےٰ

الحمد للہ کہ آج نخل مراد بارور ہوا + امید دیرینہ بر آئی کوچہ تمنا مین گذر ہوا + غنچہ خاطر مثل گل شگفتہ ہے بلبل دل شاخسار بہار پر چہکتا ہے + دور خزان دور ہوا + فصل گل کا ظہور ہوا + یعنی عرصہ دراز سے آنکھین مشتاق جمال شاہد لازوال تھین + صورت گل کثرت انتظار سے لال لال تھین شکر خدا کہ آج محنت وصول ہوئی + بدرجہ غایت شاد خاطر ملول ہوئی + یعنی کتاب لاجواب کہ مسمی بہ میزان العلوم ہے + فی الحقیقت میزان جملہ علوم ہے + ہر دلیل اسکی سخن سخن لاجواب ہے + ہر مثال اسکی بے مثالی مین انتخاب ہے + قضیہ اسکا صلح سے دست و گریبان ہے ہر فقرے کی تکرار صحبت معشوقان تندخو عیان ہے ؛ اول سے آخر تک علم کی باتون سے مملو ہے ؛ ایک ایک فقرہ اسکا سلم اور صدرہ کا ہم پہلو ہے حرف ایسے جلی اور شان دار ہین کہ جواب نہین رکھتے ہین + سیاہی ایسی روشن ہے کہ جسکے روبرو آفتاب کے تیور جھپکتے ہین ؛ بین السطور ہین چشمہ سلسبیل و کوثر ہین + نقطے بعینہ سپہر خوبی کے اختر ہین جدولون پر گمان تار شعاعی آفتاب ہے + ہر صفحہ مصحف رخسار ماہ وشان کا جواب ہے + الغرض شائقین کو صلائے عام ہے + کہ اس گنج خوبی کو ہاتھون ہاتھ لے اڑین ورنہ پھر میسر نہ آئیگی + نسخہ اکسیر کی طرح سے نایاب ہو جائیگی +

تاریخ اتمام ایضاً

ہست این نسخہ نسخہ اکسیر — بے امراض جاہلان لاریب

نام تاریخی و سن اتمام — مظہر علم گفت ہاتف غیب

سنہ ۱۲۸۸

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	
۱	۱۰	ا	سوا	۱۶	۱۳	افضل [illegible]	[illegible]
۴	۱۰	تی	آتی	۲۸	۷	ہرایک	ہرایک سا
۵	۲	جابیگی	نجابیگی	۳۲	۲	لکھنے کی وقت	لکھنے والے
۸	۴	ظاہرہی	+	״	۳	اور اور	اور
״	۵	نام ہی	+	״	۱۴	نہو	نہون
״	۸	کہ ئی	کوئی	۳۴	۱	عن نفسیہ	عن نفسہی
״	۱۱	سماہ	سیارہ	۳۵	۱۱	ہوسے ہوتے	ہوتے
״	۱۱	موجب	بموجب	۳۸	۶	اور کلیہ ہو	اور کبری کلیہ ہو
۱۰	۱۰	حیوان انسان	حیوان سے انسان	״	۱۱	چارہین	چار رہین
۱۰	۱۶	متباین ہیں	متباین ہین	۴۰	۹	نتیج ہین	نتیج رہین
۱۲	۱	سب کو	سب کو ملاکر	۴۶	۱۴	کبری	کبری کو کبری
۱۴	۵	چیز	خیز	۵۳	۱۶	پانی نہین	پانی ہین نہین
۱۵	۳	ہین	بین	۵۴	۱۵	کان ولے	سب کان والے
۱۵	۱۷	غیرہین	غیر بین	۵۷	۱۷	دفعئی	دفعی
۱۹	۱۶	شرں	شربتی	۵۹	۱	حصول	حصول پر
۲۵	۲	ضرورت دوم	ضرورت دوم	״	۱۷	ترتا ہی	ترتے ہین
				۶۲	۱۳	سفسطہ	سفسطہ